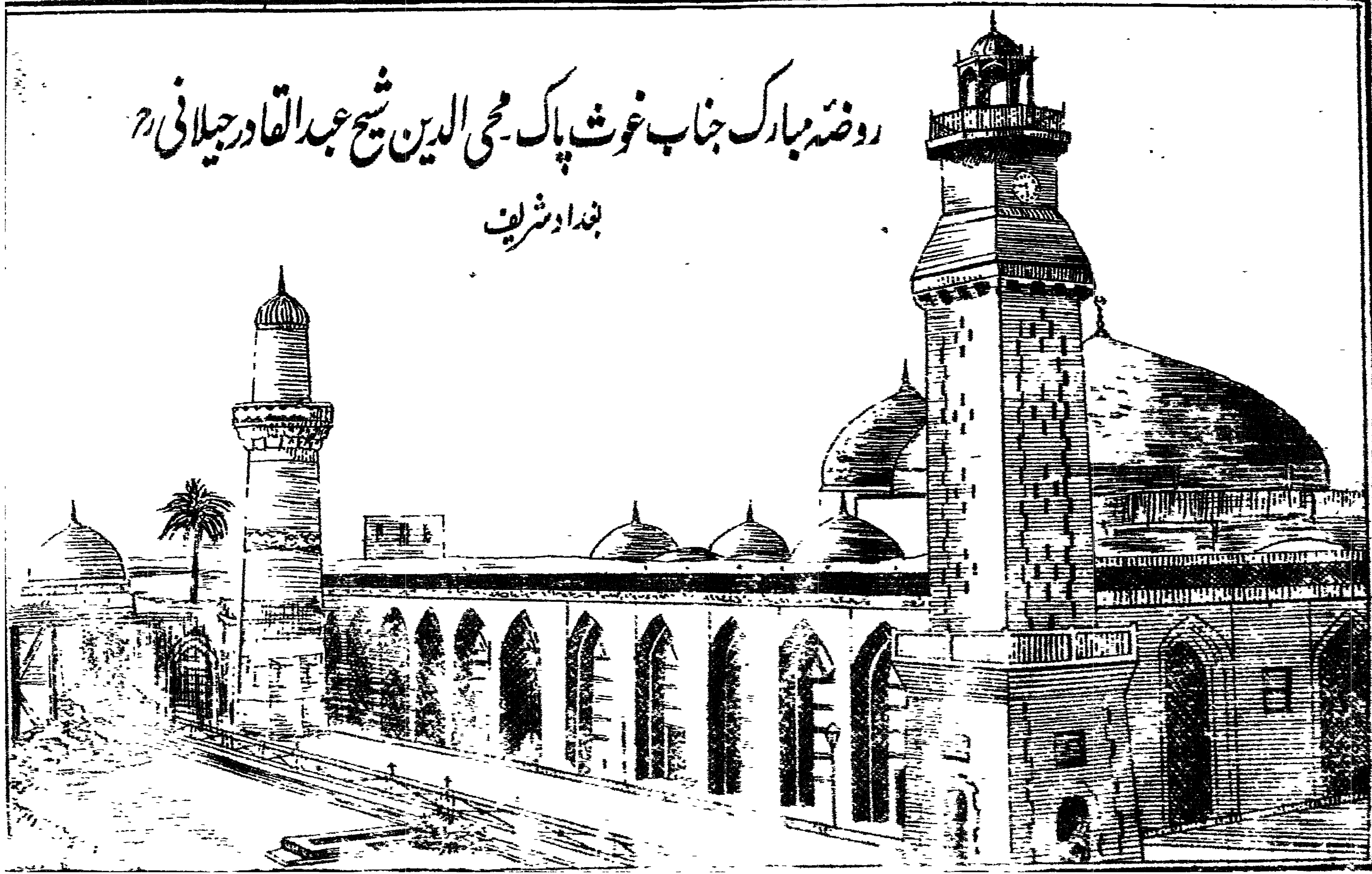

سوانح عمری
غوث پاک رح
CHECKED

فہرست مضامین


روضۂ مبارک جناب غوث پاک محی الدین شیخ عبدالقادر جیلانی رح
بغداد شریف

عاشق نبی ﷺ

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

۹۲

دیباچہ

اولیائے اسلام کے حالات زندگی۔ اُن کے اخلاق و عادات۔ ریاضت و عبادت علمیت و علوہمت کے مطالعہ میں یہی مقصد پیش نظر ہوتا ہے کہ ہم اُن سے اسبق [illegible] نتائج حاصل کریں۔ اُن کے کارناموں سے ہماری حوصلہ افزائی ہو۔ اُنکی پاک زندگی ہمارے لئے ایک مثال ہو۔ ہمارا خیال و عمل نیک ہو تاکہ خدا کی بیشمار برکتیں ہم پر نازل اور ہم کو سعادت دارین حاصل ہو غرض کہ بزرگان اسلام کی سوانحعمریاں شائع کرنے سے ایسے صدہا فوائد حاصل ہوسکتے ہیں۔ اسی بنا پر حضرت خواجہ معین الدین چشتی، حضرت سید علی احمد صابر، سلطان اولیا حضرت محی الدین سید عبدالقادر گیلانی رحمۃ اللہ علیہم کی صحیح و مستند سوانحعمریاں مرتب کی گئی ہیں اب تک جسقدر سوانحعمریاں لکھی ہیں اُن میں واقعات کی صحت کا لحاظ نہیں رکھا گیا بے سروپا روائتیں اور بعید از فہم کارنامے ان بزرگ ہستیوں کی طرف منسوب کرکے سفید کاغذ کو سیاہ کیا گیا ہے۔ لیکن میں نے اپنی تالیف میں حتی الوسع تحقیق اور تدقیق کو خاص جگہ دی ہے۔ انشاء اللہ تعالیٰ قریب زمانہ میں دیگر اولیائے کرام کی بھی سوانحعمریاں ہدیۂ ناظرین کی جائیں گی۔ اسکی ترتیب میں مولانا محمد فاضل صاحب سیکرٹری سفیر افغانستان نے مدد دی۔

محمد انتظام اللہ الشہابی گوپاموی

۱۳۵۲ھ

۱۸۶ء

سوانح عمری
قطب الاقطاب غوث صمدانی سلطان الاولیا سیّد محی الدین ابو محمد عبد القادر گیلانی رضی اللہ عنہ

نام و لقب نام نامی عبد القادر کنیت ابو محمد لقب محی الدینؒ محبوب سبحانی ہے۔

نسب نامہ پدری رسالہ انساب میں علامہ وجیہ الدین گوپاموی بسند صحیح شیخ کا یہ نسب لکھتے ہیں۔

ابو محمد عبد القادر بن سید ابو صالح موسیٰ جنگی دوست بن سیّد عبد اللہ بن سیّد یحییٰ زاہد بن سیّد محمد بن سیّد داؤد بن سیّد موسیٰ بن سیّد عبد اللہ بن سیّد موسیٰ الجون بن سید عبد اللہ محض بن حسن مثنیٰ بن امام حسن علیہ السّلام۔

نسب نامہ مادری آپ کی والدہ ماجدہ ام الخیر بی بی فاطمہ بنت حضرت عبد اللہ صومعی زاہد بن سید ابو الجمال بن سیّد محمد بن سید ابو محمود طاہر بن سید ابو عطا عبد اللہ بن ابو الکمال عیسیٰ بن سید علاء الدین بن سید علی العریض بن امام جعفر صادق بن امام محمد باقر بن امام زین العابدین بن حسین علیہ السلام[1]۔ رباعی

---

[1] نثر الجواہر فی مناقب سید عبد القادر رضی اللہ تعالیٰ عنہ۔

آں شاہ افراز کہ غوث الثقلین ست — در اصل سیادت چہ صحیح النبین ست
از سوی پدر تا بحسن سلسلۂ اوست — از جانب مادر در دریای حسین ست

ولادت — گیلان میں شب اول رمضان المبارک ۴۷۱ھ بعہد خلافت المقتدی باللہ[1] خلیفہ بست و ہفتم عباسی آپ پیدا ہوئے۔

بادشاہے کہ او لیا راللہ — زیر پائش نہاد حملہ رقاب
زاں ولی ملک الرقاب آمد — سال تاریخ مولدش بحساب

بطریق سادات کرام آپ کی نگہداشت ہونے لگی اور آغوش مادر میں پرورش پانے لگے۔

بچپن — ایام شیر خوارگی میں ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ غرہ رمضان میں مطلع کے غبار آلود ہونے سے شک پڑ گیا جس کے باعث لوگ متردد ہو کر پوچھتے پھر رہے تھے آپکی والدہ نے فرمایا میرے پیارے معصوم بچے نے صبح صادق سے دودھ پینا موقوف کر دیا ہے تحقیق کے بعد پتہ چلا کہ در اصل اسی روز ہلال رمضان تھا۔[1]

ہر کرا عاقبت بود محمود — ہم در اول براہ صدق و صفاست
راست گفتند این مثل مردم — خوبی میوہ از گلشن پیداست

شیخ عبدالرزاق سے روایت ہے کہ پیر دستگیر فرماتے تھے جب میں صغر سنی میں لڑکوں کے ساتھ کھیلنا چاہتا تھا تو غیب سے آواز آتی اِلَیَّ یَا مُبَارَکُ "اے برکت والے میری طرف آ" میں یہ آواز سن کر ڈر کے بھاگتا اور آغوش مادر میں جا چھپتا تھا۔

آپ نے فرمایا میں ایک روز ایام طفولیت میں عرفہ کے دن شہر سے باہر نکلا۔ ایک بیل کے پیچھے اس کے پکڑنے کے لئے دوڑا اس نے کہا "اے عبدالقادر

---

[1] ریاض الحیات و تاریخ الاولیا ۱۲۰

ماھذا خلقت ولا ھذا امرت "تو اس کام کے واسطے نہیں پیدا کیا گیا اور نہ اسکا تجھے حکم دیا گیا" یہ جملہ حیوان سے سن کر خوف زدہ ہوا اور مکان پر چڑھ کر جو دیکھا تو میدانِ عرفات نظر آنے لگا جہاں تمام حاجی ارکان حج میں مشغول تھے۔ یہ حالت دیکھ کر والدہ ماجدہ کے پاس آیا واقعہ کا ذکر کیا اور عرض کیا کہ اے مادر مہربان اب مجھے آپ خدا کو سونپ دو اور اجازت دو کہ بغداد جا کر تحصیل علم کروں اور زیارت صالحین بجالاؤں ماں نے بچشم نم اجازت مرحمت کی۔

سیاحت آپ کی عمر اٹھارہ سال کی ہوگئی تھی ۴۸۸ھ میں تحصیل علم کے لئے عازم بغداد ہوئے آپکی والدہ نے اسّی دینار جو میراث پدری سے تھے ان میں سے چالیس دینار پیراہن میں زیر بغل سی دیئے اور آپ سے عہد لیا کہ سوائے سچ کے کبھی جھوٹ نہ بولنا آپ ایک قافلہ کے ہمراہ روانہ ہوئے جب یہ قافلہ ہمدان سے آگے بڑھا تو ساٹھ ڈاکوؤں نے قافلہ کو گھیر لیا مگر حضرت سے معترض نہ ہوا۔ اس کے بعد ایک سوار آپ کے پاس آیا اور کہا اے فقیر تمہارے پاس کیا ہے آپنے فرمایا چالیس دینار ہیں۔ پوچھا کہاں ہیں آپنے کہا زیر بغل سیئے ہوئے ہیں اُس کو آپکے کہنے کا اعتبار نہ ہوا اور تمسخر سمجھ کر چلا گیا۔ یہ بات سردار کے کانوں تک پہونچی اُس نے آپ کو بلوایا اور پوچھا کہ اے فقیر تمہارے پاس کیا ہے آپنے کہا چالیس دینار ہیں اور میرے پیراہن میں زیر بغل سئے ہوئے ہیں اُس نے پیراہن چاک کرایا۔ چالیسوں دینار نکل پڑے یہ دیکھ کر ڈاکوؤں کے سرگروہ کو حیرت سی ہوگئی اور کہنے لگا اے فقیر تم نے کیوں یہ اقرار کیا اور اس پوشیدہ مال کو ظاہر کیا آپ نے فرمایا کہ میری ماں کا حکم تھا سچ بولنا جھوٹ نہ بولنا اس کا پابند ہوں یہ سن کر سردار رونے لگا اور تائب ہوگیا۔ (بحر السرائر قادریہ)

تعلیم و تربیت | بغداد پہونچکر تحصیل علوم میں مشغول ہوگئے۔ حضرت ابوذکریا تبریزی - ابوالوفا علی بن عقیل - ابوطالب بن ابو ... - ابو طالب محمد بن حسن سے علماء سے پہلے تحصیل علم کی قرآن مجید و قرأت سیکھی - بعدہٗ علم فقہ و حدیث و تفسیر اور علوم دینیہ میں حضرت شیخ محمد شفیع عارف رحمۃ اللہ علیہ سے وہ کمال حاصل کیا کہ اپنے اقران و اہل زمان پر سبقت لے گئے۔

سوانحات | قیام بغداد کے ابتدائی زمانہ میں آپنے فرمایا کہ بیس روز تک میں نے کوئی ایسی کوئی چیز نہ پائی جس کو میں کھاتا - ناچار ویرانہ محل کسریٰ کی طرف نکلا کہ کوئی چیز مباح تلاش کروں۔ وہاں دیکھا کہ ستر درویش کامل اسی تلاش میں پھر رہے تھے میں نے اُن کے حال میں مزاحم ہونا خلاف مروّت سمجھا اور بغداد کی طرف لوٹ آیا یہاں ایک شخص میرے شہر کا ملا اُس نے کچھ ریزے سونے چاندی کے مجھے دیئے کہ تمہاری ماں نے بھیجا ہے میں اُس کو لیکر اُنھیں درویشوں کے پاس لوٹ آیا اور کسی قدر اپنے خرچ کو رکھکر باقی ان میں تقسیم کر دیئے۔

ایک مرتبہ کا ذکر ہے کہ کئی روز سے کچھ کھایا نہ تھا محلہ قطیعہ شرقیہ میں ایک شخص نے ایک چٹھی آپ کو دی وہ لیکر حلوائی کی دوکان پر سے حلوا لیا اور مسجد سفرہ میں آکر، جہاں آپ سبق دھرایا کرتے تھے میٹھے حلوا محراب میں سامنے رکھکر سوچنے لگے کہ اسے کھاؤں یا نہیں۔ اتنے میں ایک پرچہ پر نظر پڑی جو اُڑ رہا ہوا تھا اُس کو نکال کر پڑھا اُس میں لکھا ہوا تھا کہ :-

"خداوند تعالیٰ نے اپنی اگلی کتابوں میں سے کسی کتاب میں فرمایا ہے کہ قوی لوگوں

کو خواہش نفس کی چیزوں سے کیا کام۔ یہ لذت کی چیزیں تو ضعیف و کمزور لوگوں کے لئے ہیں تاکہ وہ اُن کے باعث مری طاعتوں پر تقویت حاصل کریں"

آپ نے پڑھ کر حلوا وہیں چھوڑا۔ دو رکعت نماز پڑھ کر مسجد سے رخصت ہوگئے۔

آپ نے فرمایا کہ میرا معمول تھا کہ مشائخین کی خدمت سے علم فقہ کا سبق لیکر جنگل کی طرف نکل جاتا اور شب و روز جنگل اور ویرانوں میں رہا کرتا اُس وقت میرے جسم پر کمبل کا کرتہ اور سر پر ایک چھوٹا سا کپڑا ہوتا تھا اور ننگے پیر کانٹے اور کنکروں اور دوسری جگہوں میں پھرتا رہا صرف کاہو کا ساگ اور خرنوب بری اور دوسری ترکاریوں کی کونپلیں جو نہر دجلہ کے کنارے مل جایا کرتی تھیں وہ میری غذا تھیں [1]۔

آپ فرماتے تھے کہ میری والدہ میرے ملنے کی بہت مشتاق رہتی تھیں۔ اکثر خطوط میں اظہار شوق کے لئے اپنے موئے مبارک کتر کے خط میں رکھ دیتی تھیں میں جواب میں لکھتا تھا کہ اگر ارشاد ہو اور آپ مناسب سمجھیں تو میں طالب علمی چھوڑ کر خدمت میں حاضر ہوجاؤں۔ وہ لکھتیں کہ نہیں تم تحصیل علم مت چھوڑو۔

ابوبکر تمیمی کہتے ہیں کہ آپ نے فرمایا جب بغداد میں قحط پڑا میرا حال تنگی معاش سے پتلا ہوا کئی دن سے کچھ کھایا نہ تھا دجلہ کے کنارہ گیا وہاں بھی گھاس پات کا صفایا تھا آخر مسجد شوق الریحانین میں لوٹ آیا اور گوشہ میں بیٹھ گیا ایسا معلوم ہوتا تھا کہ موت قریب ہی اتنے میں ایک عجمی روٹی سالن لئے ہوئے آیا اور وہ کھانے لگا۔ میں ہر لقمہ کو دیکھکر بیتاب ہوجاتا تھا مجھ کو اپنی یہ حالت دیکھ کر ناگوار معلوم ہوئی دل میں کہا کہ خدا موجود ہے ایک دن مرنا ہے اتنی بیصبری لاحاصل ہے۔ اتفاقاً عجمی کی نگاہ مجھ پر پڑ گئی اس نے کہا کہ بھائی

[1] غبطۃ الناظر - ۱۲

شریک طعام ہو لو میں نے نفس کے لیے انکار کیا مگر اُس نے قسم دلائی آخر مجبور ہو کر دعوت قبول کرلی۔ کھانا کھانے میں اس نے مجھ سے پوچھا تم کہاں کے رہنے والے ہو۔ نام کیا ہے؟ میں نے کہا گیلانی ہوں نام عبدالقادر ہے۔ یہ سن کر وہ مضطرب ہو گیا اور کہنے لگا کہ یہ تمہاری امانت تھی، مگر تین روز سے میں بھوکا تھا اس لئے میں نے امانت میں خیانت کی اب یہ آپکا مال ہے۔ خوب کھائیے اور مجھ کو اس قصور پر معاف کیجئے۔ آپ نے کہا میری امانت کیسی۔ عجمی نے کہا تمھاری والدہ نے آٹھ دینار بھیجے ہیں جس میں سے کچھ کا طعام خرید کیا بقیہ حاضر ہیں۔ آپنے لیکر اس میں سے عجمی کو زادراہ اور دے کر رخصت کیا۔

شیخ ابومحمد عبداللہ جیلانی کہتے ہیں کہ آپ نے مجھ سے یہ بھی فرمایا کہ بغداد میں ایک بڑی جماعت علم فقہ پڑھتی تھی جب غلہ کا موسم آتا تو یہ لوگ دیہ یعقوبہ میں جایا کرتے تھے مجھ سے بھی کہا تم چلو وہاں سے کچھ غلہ ہاتھ آئیگا۔ میری حالت تنگدستی کی تھی میں بھی ہمراہ ہو گیا۔ وہاں ایک بزرگ صالح شریف یعقوبی رہتے تھے۔ ان کی خدمت میں حاضری دی مجھ سے کہا طالب حق کبھی کسی سے سوال نہیں کرتے اس کے بعد سے میں پھر کہیں نہیں گیا اور نہ کسی سے سوال کیا۔ تحصیل علوم میں مشغول رہتا اور زیارت صالحین کیا کرتا۔ ایک دن میرے دلمیں خیال آیا کہ بغداد سے کنارہ کش ہو جاؤں کہ یہاں فتنہ و فساد زیادہ ہیں اسی قصد سے اپنا قرآن مجید کندھے پر لٹکا کے باب خلیفہ کیطرف چلا کسی نے مجھ کو ایسا دھکا دیا کہ میں گر پڑا اور کہا اے عبدالقادر کہاں جاتا ہے لوٹ جا کہ تجھ سے خلق کو نفع پہونچیگا۔ دوسرے روز میں مظفریہ کی جانب گیا وہاں حضرت حماد دباس سے استفادہ کیا جمعہ کی نماز کو وہ چلے اُنکے ہمراہ ہو لیا راہ میں نہر کے پل سے گزرے اُنھوں نے مجھ کو ایسا دھکا دیا کہ نہر میں جا رہا میں نے کہا "بسم اللہ" یہ تو جمعہ کا غسل تھا پھر نہر سے باہر آیا اور کپڑوں کو نچوڑا اور اُنکے پیچھے ہو لیا۔ آپ مجھ کو اکثر تکالیف دیا کرتے اُنکے ہمراہی بھی ویسے

ابھی پیش آنے لگے۔ شیخ نے یہ دیکھ کر اُن کو ڈانٹا اور کہا کہ تم میں اس جیسا ایک بھی نہیں میں تو صرف امتحان کے لئے تکلیف دیتا تھا۔ یہ شبل پہاڑ کے مستقل ہیں۔ اسکے بعد علوم طریقت سے مجھ کو آگاہ کیا۔ شیخ کے بعد حضرت ابو یعقوب ہمدانی قطب سے روابت سے فیوضات حاصل کئے

مجاہدہ | آپ نے ان صالحین و عابدین سے فیوضات و برکات حاصل کرنے کے بعد سے اپنے نفس کے لئے ریاضت و مجاہدہ کا کوئی ایسا طریقہ نہ تھا جسے لازم نہ کر لیا ہو۔ کئی کئی روز تک بے آب و دانہ بسر کرتے اور عبادت الٰہی میں مشغول رہتے تھے۔ سونا ترک کر رکھا تھا دنیاوی زیب و زینت سے نفرت کلی تھی۔ آپ از خود رفتہ حال میں اکثر رہا کرتے تھے۔

پچیس برس منزل تجرید کے طے کرنے کے لئے بیابان عراق میں گذارے۔ ریاضت کا یہ حال تھا کہ ایک بار چار برس تک چلہ سے نہیں نکلے اور اس درمیان میں سات سات روز کا روزہ ہوتا تھا۔

عبادت | آپ کی عبادت کا یہ حال تھا کہ آپ ہمیشہ چالیس[۴۰] برس تک عشا کے وضو سے صبح تک ختم قرآن کرتے۔ تیس[۳۰] چالیس[۴۰] دن کا ایک ہی روزہ رکھا کرتے۔ اور افطار جنگلی پھلوں و پتوں سے کرتے۔ ہر وقت با وضو رہتے۔ جب رات کا آغاز ہوتا پہلے نماز ادا کرتے پھر ذکرِ خدا میں مشغول ہو جاتے جب تہائی رات گذر جاتی تو المحیط العالم الفعال الخالق الباری المصور پڑھتے۔ پھر نماز تہجد میں مشغول ہو جاتے۔ کھڑے رہکر کلام مجید ختم کرتے یہانتک کہ دوسری تہائی رات بھی گذر جاتی۔ پھر سجدے میں جاتے اور منہ مبارک زمینِ عجز پر ملتے۔ قبلہ رو بیٹھ کر مراقبہ اور مشاہدہ میں مشغول ہو جاتے بعد طلوع فجر انوار الٰہی آپ کو ایسا چھپا لیتے کہ کوئی شخص نظر بھر کر دیکھ نہیں سکتا تھا۔

بیعت اور علم باطن | حضرت غوث الاعظم فرماتے ہیں کہ میں گیارہ سال برج قلعہ بغداد میں ریاضت و

عبادت میں مشغول رہا جسکی وجہ سے وہ برج عجمی مشہور ہوگیا۔ میں نے اس برج میں اپنے اللہ سے عہد کیا تھا کہ جبتک کوئی اپنے ہاتھ سے مجھ کو نہ کھلائے پلائیگا میں نہ کھاؤنگا نہ پیونگا۔ چالیس روز گذر گئے ایک شخص آیا اور کھانا پانی سامنے رکھکر چلا گیا میرے نفس نے کھانے پینے کی بہت خواہش کی لیکن میں نے کہا کہ میں اپنے اللہ سے ہرگز عہد شکنی نہ کروں گا۔ آخر میرا نفس الجوع الجوع کی فریاد کرنے لگا۔ مگر میں نے کچھ لحاظ نہ کیا۔ اسی اثنا میں حضرت قاضی القضات شیخ ابو سعید مبارک مخزمی اس طرف سے گذرے اور فریاد میرے نفس کی سن کر میرے پاس تشریف لائے اور فرمایا اے عبدالقادر کیا حال ہے میں نے عرض کیا یہ اضطرار و بیتابی نفس کی ہے لیکن روح اللہ تعالیٰ کیساتھ آرام میں ہے فرمایا میرے گھر آؤ یہ فرماکر تشریف لیگئے میں پیچھے پیچھے پہونچا۔ دیکھا کہ آپ میرے انتظار میں دروازہ پر کھڑے ہیں مجھے دیکھکر فرمانے لگے اندر گھر میں آؤ" اور مجھے ہمراہ لیجاکر اپنی مسند خاص پر بٹھایا اور دست مبارک سے مجھے کھانا کھلایا اور پانی پلایا اور بعد فراغت کے بیعت سے مشرف کرکے خرقہ عنایت کیا اس وقت سے میں آپکی خدمت میں رہنے اور علوم معرفت[۱] کے منازل آپکے ذریعہ طے کرنے لگا۔

سلاسل طریقت

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا اصحابی کالنجوم فبایہم اقتدیتم اھدیتم بحکم شریعت و ترتیب خاص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے خلفا چار تھے اوّل[۱] امیرالمومنین حضرت ابوبکر صدیق دوم[۲] امیرالمومنین حضرت عمر فاروق سوم[۳] امیرالمومنین حضرت عثمان غنی چہارم[۴] امیرالمومنین حضرت علی مرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم اور ان سے سلسلہ فقر چلا ہے چنانچہ حضرت

---

[۱] نفحات الانس جامی - ۱۲

شیخ عبدالقادر جیلانی کا طریقہ چاروں اصحاب کی طرف منسوب ہے۔

صدیقیہ

شیخ عبدالقادر وھو من شیخ احمد اسود دینوری وھو من ممشاد علو دینوری وھو من ابوالعباس نہاوندی وھو من شیخ ابوعبداللہ محمد بن خفیف وھو من شیخ ابومحمد بن حسن جزری وھو من سید الطائفہ جنید بغدادی وھو من شیخ ابوسعید خرازی وھو من شیخ بشر حافی وھو من شیخ ابورجاء عطاردی وھو من فضیل بن عیاض وھو من منصور سلمی وھو من شیخ محمد بن مسلم زاھدی وھو من شیخ محمد جبیر نوفلی وھو من شیخ ابومحمد معظم وھو من افضل اصحاب بالتحقیق حضرت امیرالمومنین ابوبکر الصدیق رضی اللہ عنہم اجمعین۔

فاروقیہ

شیخ عبدالقادر وھو من ابوالخیر وھو من شیخ یوسف وھو من شیخ ابوالحسن علی وھو من شیخ احمد بن عبدالعزیز وھو من شیخ کہف الدین ابوبکر عبداللہ شبلی وھو من سید الطائفہ جنید بغدادی وھو من شیخ ابوسعید خراز وھو من شیخ ابوعبداللہ مسوحی وھو من شیخ ابوتراب نخشبی وھو من شیخ بایزید بسطامی وھو من شیخ امین الدین شامی وھو من شیخ عبداللہ وھو من رئیس اصحاب امیرالمومنین حضرت عمر بن الخطاب رضی اللہ عنہم اجمعین۔

عثمانیہ

شیخ عبدالقادر وھو من شیخ حماد وھو من شیخ ابوسعید محمد مغربی وھو من ابوبکر احمد بن عثمان مغربی وھو من شیخ ابوالفضل عبدالواحد تمیمی وھو من شیخ احمد بن اسمٰعیل مکی وھو من شیخ ابوالمکارم ابوبکر عبداللہ شبلی وھو من سید الطائفہ جنید بغدادی وھو من خواجہ ابوسعید خرازی وھو من شیخ ابوعبیداللہ حسن مسوحی وھو من شیخ ابوتراب نخشبی وھو من شیخ

ابو عبدالرحمن حاتم اصم وھو من شیخ عبداللہ خواص وھو من شیخ عبدالواحد بن زید وھو من کمیل بن زیاد وھو من کامل الحیاء والایمان امیر المومنین حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہم اجمعین

مرتضائیہ

غوث الثقلین وھو من ابوسعید مبارک مخزومی وھو من ابوالحسن علی ھنکاری وھو من ابوالفرح یوسف طرطوسی وھو من ابوالفضل عبدالواحد یمنی وھو من عبدالعزیز سھیل یمنی و ھو من شیخ شبلی وھو من جنید بغدادی وھو سری سقطی وھو من شیخ معروف کرخی وھو من امام موسی رضا وھو من امام موسی کاظم وھو من امام جعفر صادق وھو من امام محمد باقر وھو من امام زین العابدین وھو من امام حسین علیہ السلام وھو من امام الاولیاء تاج الاصفیا امیر المومنین حضرت علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہم۔

اخلاق و عادات شیخ ابو المظفر منصور سے منقول ہے کہ :۔

لا اجل وسع صدرا ولا اکرم نفسا ولا احفظ عہدا وودا من الشیخ محی الدین رضی اللہ عنہ یعنی میں نے کسی شخص کو شیخ سے زیادہ فراخ سینہ والا اور بزرگ نفس اور زیادہ نگاہ رکھنے والا وعدہ کا اور احباب سے مودت سے پیش آنیوالا کوئی شخص نہیں دیکھا۔

آپ چھوٹوں پر شفقت کرتے۔ بڑوں سے عزت و تعظیم سے پیش آتے۔ دین اسلام کی اشاعت میں مصروف رہتے۔ ضعیفوں کیساتھ ہمدردی۔ فقراء سے باتواضع پیش آتے کبھی اپنی بزرگی کا خیال نہ کرتے بادشاہ وامراء کے یہاں نہ جاتے ہر شخص کے ساتھ شفقت و محبت سے پیش آتے سریع الدمعۃ وشدید الخشیۃ کثیر الھیبۃ مستجاب الدعوات کریم الاخلاق طیب الاعراق العبید الناس۔ نرم دل تھے ہر وقت خدا سے خائف و ترساں رہتے صاحب حشمت و ہیبت اور مستجاب الدعوات و کریم الاخلاق تھے۔ سائل کو رد نہیں کرتے آپنے

کبھی فحش اور لایعنی کلام نہیں کیا ذاتی اغراض کے لئے کسی پر غصہ نہ فرمایا۔

وعظ و تذکیر | آپ نے فرمایا کہ جب میری عمر پینتالیس سال کی ہوئی میں نے ارادہ کیا کہ سوائے ذکر الٰہی کے اور کچھ زبان پر نہ لاؤں اور تمام عمر کسی سے نہ بولوں چنانچہ کئی برس تک میں ساکت و خاموش رہا ۱۶ شوال ۵۲۱ھ کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کو خواب میں دیکھا کہ فرماتے ہیں "اے لخت جگر تم کیوں کلام اور وعظ و نصیحت نہیں کرتے" میں نے عرض کیا میں عجمی ہوں فصحائے بغداد کے سامنے کیونکر زبان کھولوں اور وعظ و نصیحت کروں۔ حضرت رسول خدا علیہ التحیۃ و الثنا نے اور آپ کے بعد حضرت شیر خدا علی مرتضیٰ کرم اللہ وجہہ نے اپنا لعاب دہن میرے لب سے لگایا۔ میرے منہ سے دریائے سخن موجزن ہوا اور ربط کلام کا وہ غلبہ ہوا کہ ضبط کا یارا نہ رہا۔ میں نے وعظ و نصیحت کی مجالس شروع کر دیں۔[2]

شہرت عام | آپ کے وعظ و تذکیر کا حال دیکھ کر حضرت ابو سعید نے اپنے مدرسہ کو جو بغداد کے محلہ باب الازج میں واقع تھا آپ کے سپرد کر دیا اس میں نہایت فصاحت و بلاغت سے وعظ فرمانے لگے۔ جس سے شہرت عام ہو گئی اور آپ کی عظمت و بزرگی لوگوں کے دلوں میں بیٹھ گئی اور آپ کو قبولیت عام حاصل ہونے لگی جب آپ کی مجلس وعظ میں لوگوں کی بہت کثرت ہوئی مدرسہ میں گنجائش نہ رہی تو گرد و پیش کے مکانات ملا کے مدرسہ وسیع کر دیا گیا۔ امرا نے اس کی تیاری میں اپنا زر کثیر صرف کیا۔

آپ کا وعظ ربانی فتوحات یزدانی الہامات اور ارشادات و ہدایات کا مجموعہ ہوتا تھا۔ جس کو سن کر سامعین بیتاب ہو جاتے اور بسا اوقات مجلس وعظ سے کئی کئی جنازے اٹھائے جاتے تھے آپ کی مجلس وعظ میں امرا۔ فقرا۔ رؤسا درویش۔ سلاطین۔ علما و صلحا۔ زہاد۔ عباد۔ معتزلہ۔

[1] بہجۃ الاسرار و خلاصۃ المفاخر ۔ ۱۲

[2] تحفۃ القادریہ ۔ ۱۲

بندہ عین - دنیادار - دیندار - مشائخ و مریدین - فصحا و شعرا - اہل سیف - اہل قلم ضعفا و اقویا
سخت دل و نرم دل - اہل شہر و اہل دیہات - عوام و خواص - یہود - نصاریٰ و مجوس وغیرہ
شریک و شامل ہوتے تھے - جہانتک نگاہ کام کرتی ٹھٹ کے ٹھٹ حاضرین کے نظر
آتے جب حکمت و دانش کے ابرنیساں کی موسلا دھار بارش برسنی شروع ہوتی تھی تو کسی پر وجد
طاری ہوتا اور کسی پر گریہ و بکا - کوئی محو حیرت و استغراقی کیفیت سے ششدر بیٹھا رہجاتا تھا
اور کوئی مضطرب و بے اختیار ہو کر کپڑے پھاڑنے لگتا تھا اور آپ کی ہیبت و جلالت
اس درجہ تھی کہ تمام حاضرین مجلس صامت و ساکت رہتے اور کوئی مجلس سے اٹھ نہ سکتا تھا -

مواعظ | آپ نے ایک وعظ میں فرمایا کہ :-

"اے بھولے ہوئے غافل انسان خدا سے توبہ کر خدا سے معافی مانگ اور اخلاص
خدا کی عبادت کر ایک ہفتہ میں خدا تک جا ممکن نہ ہو تو ماہ میں ایک مرتبہ ہی اس تک
پہنچ نہ ہو سکے تو سال ہی میں ایک مرتبہ اس کے دروازہ پر جا یہ بھی نہ ہو سکے تو ساری
عمر میں ایک دفعہ تو اس مالک حقیقی کی چوکھٹ پر پہنچ اور اسے حاصل کر کہ سب کچھ اسی
کے پاس ہے وہ مل گیا تو سب کچھ مل گیا"

ایک اور موقعہ پر آپ نے دوران تقریر میں فرمایا کہ :-

"میری شمشیر مشہور ہے میری کمان کھنچی ہوئی ہے - میرا سینہ شگاف شدہ ہے میرا تیرہ
نشانہ پر پڑتا ہے میں محفوظ ہوں - روزہ دار، آؤ! شب بیدارو، آؤ!!
او خانقاہ نشینو آؤ - آؤ خدا کے لئے میرے پاس آؤ - خدا کے کام کے لئے میرے پاس
آؤ میں اسی کے لئے اسی کے حکم سے تم کو بلاتا ہوں - میرے فیض کا دریا بے کنار ہے عزت
رب کی قسم اچھے برے سب میرے سامنے ہیں میری نگاہیں لوح محفوظ ہیں میں دریائے

علم و مشاہدہ کا تیراک ہوں میں خدائے تعالیٰ کی محبت ہوں میں نائب وارث رسولؐ ہوں۔

تبلیغ و اشاعت | شیخ عبداللہ جبائی کہتے ہیں کہ آپ کے دست مبارک پر پانچ ہزار یہود و نصاریٰ ایمان لائے اور ایک لاکھ سے زیادہ چور، رہزن و ارباب الحاد اہل فساد تائب ہوئے۔[۵]

شریعت و طریقت | شیخ ابو عمر صریفی کہتے ہیں کہ ایک روز آپ نے بر سر منبر فرمایا اے قوم میں غواص ہوں دریائے علم و مشاہدہ الٰہی کا اور اس کی محبت ہوں اور تم پر نائب ہوں حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کا اور تم لوگ آؤ ادھر مجھ سے علم شریعت و طریقت سیکھو میرے نزدیک وجد و حال ایک پیراہن کے ہیں جس کو چاہوں پہنا دوں۔

تدریس و فتویٰ | غوث پاک ۵۲۱ھ تا ۵۶۱ھ تک درس و تدریس۔ علوم ظاہری و باطنی اور فتاویٰ سے خلق خدا کے دامن مقصود کو مالا مال فرماتے رہے۔

آپ مذہب شافعی اور امام احمد کے مذہب پر فتویٰ صادر فرمایا کرتے۔ تبحر کا یہ عالم تھا کہ جب کوئی لاینحل مسئلہ جسے تمام بڑے بڑے علماء حل کرنے سے عاجز رہتے آپ فی الفور اس کا جواب باصواب ارشاد فرماتے۔

علمائے عراق کے پاس اس قسم کا استفسار آیا کہ ایک شخص نے حلف اٹھایا ہے کہ اگر وہ سات دن تک ایسی عبادت نہ کرے جو تمام مخلوق سے اسمیں کوئی شریک نہ ہو تو اسکی عورت پر تین طلاق واقع ہونگی اب وہ کیا کرے تاکہ اپنی حلف سے عہدہ برآ ہو تمام علمائے دوران اس کے جواب دینے سے عاجز رہے جب استفتا آپکی خدمتمیں پیش کیا گیا۔ تو آپنے بمجرد ملاحظہ کے اسکی پشت پر لکھا کہ وہ شخص مکہ معظمہ میں مطاف (طواف کی جگہ) کو خالی کر کے تنہا ہفتہ تک طواف کرے پس قسم اس کی ادا ہو جائے گی۔

[۵] سالک السالکین۔ ۱۲

مذہب | آپ کا مذہب حنبلی تھا مگر فتاویٰ حضرت امام شافعیؒ کے مذہب پر لکھتے تھے۔
درس | آپ کے درس میں کثرت سے طلبا ہوا کرتے تھے چھ سو طلبا ایسے تھے جن کو آپ علم تصوف و علم توحید کی تعلیم دیتے تھے۔
شریف ابوالعباس حسینی موصلی کہتے ہیں کہ آپ کو تمام علوم میں مہارت کامل حاصل تھی آپ کے مدرسہ میں صبح کے وقت ایک درس حدیث کا ایک درس فروعات مذہبی اور ایک درس خلافیات پر ہوا کرتا تھا۔ پھر سہ پہر کو تفسیر و حدیث و مذہب و اصول و دیگر علوم کا سبق دیتے تھے۔ ظہر کے بعد قرآن مجید ہفت قرارت سے معہ ترجمہ کے پڑھایا کرتے تھے
احتساب | آپ کی طبیعت میں احتساب بہت تھا۔ جب کوئی محارم الٰہی کی بیحرمتی کرتا تو آپ سختی سے گرفت کرتے تھے۔
بدعتی سے تنفر | اہل علم و طالبان حق و اہل مجاہدہ و مراقبہ سے نہایت انسیت اور اہل ہوا و اہل بدعات سے سخت نفرت تھی۔
اتباع | آپ لوگوں کو نیک بات بتانے اور برائیوں سے روکنے اور خود قدم بقدم شریعت پر چلنے اور دوسروں کو بھی چلاتے تھے۔ آپ فرماتے تھے کہ ہر ایک ولی بالضرور کسی نبی کے قدم پر ہوتا ہے اور میں اپنے جدامجد حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کے قدم مبارک پر ہوں۔
زہد | آپ کے مزاج میں حد درجہ کی حیا تھی اور آپ بڑے زاہد و متقی اور وسیع الصدر اور کریم النفس اور رحیم القلب و راست گو اور اپنے عہد و پیمان کے نگاہ رکھنے والے تھے کسی نے آپ سے پوچھا کہ آپ کی عظمت و بزرگی کا دار مدار کس بات پر ہے فرمایا راست گوئی پر فرماتے تھے کہ میں نے کبھی حتیٰ کہ بچپن میں جب مکتب میں پڑھتا تھا جب بھی جھوٹ نہیں بولا۔
کسر نفسی | فروتنی و کسر نفسی کا آپ کے یہ حال تھا کہ اکثر بازار جا کر اشیائے ضروری خرید لاتے تھے

کہ اگر لونڈی غلام بیمار ہوتے تو آٹا چکی میں پیس لیتے اور دو دو روٹیاں پکا کے ہر ایک کو تقسیم کرتے۔ ایک مرتبہ راستہ میں سات لڑکے کھیل رہے تھے ایک لڑکے نے آپ کو ایک پیسہ دیا کہ بازار سے شیرینی لا دو۔ آپ اسی وقت بازار چلے گئے اور اس کو شیرینی لا دی اسی طرح باری باری سات لڑکوں نے منگائی آپ نے لا دی اور کسی کی خاطر شکنی روا نہ رکھی۔ آپ اپنے طلبا کے ساتھ بیٹھتے اور ان سے ہمکلام رہتے تھے اور ان کی بیہودگی ولغزشوں سے درگذر فرماتے۔ پاس کتاب نہ ہوتی تو اپنے ہاتھ سے لکھ کر دیتے اور ہر قسم کی طلبا کے ساتھ ہمدردی کرتے تھے۔

صفات | جب کوئی خورد یا بزرگ آپکی زیارت کو آتا اُس کی تکریم کرتے اور تعظیم کے واسطے کھڑے ہو جاتے اور ہر چھوٹے بڑے کے ساتھ ابتدا اسلام کی کرتے مگر امراء اپنے سے بچائے رہتے کلام کم کرتے سکوت میں زیادہ رہتے تھے سوائے جمعہ کے (بلا ضرورت) مدرسہ سے نہیں نکلتے اور اُس دن بھی زیادہ تر جامع مسجد یا مُسافرخانہ کو جاتے۔

قبولیت عام | جمعہ کے دن جامع مسجد یا مُسافرخانہ کو جاتے تو لوگ سڑکوں پر آپ سے دُعا کرانے اور برکت حاصل کرنے کے لئے کھڑے رہتے۔ ایک بار جامع مسجد میں آپ کو چھینک آئی۔ آپنے الحمد للہ کہا اسکے جواب میں یرحمک اللہ کا ایک شور برپا ہو گیا جس سے مسجد گونج اُٹھی۔ خلیفہ المستنجد باللہ نے اس شور کا سبب پوچھا تو آپ کی چھینک اور اس کے جواب کا حال بیان کیا جس سے خلیفہ کو نہایت حیرت ہوئی اور آپ کی قبولیت پر رشک کرنے لگا۔

خیرات و مبرات | آپکا غلام مظفر طباق روٹیوں کا لئے ہوئے دروازہ پر کھڑا رہتا محتاج و فقیر ادھر گذرتا اُس کو دیتا تھا۔ ہر ایک شب کو آپ کا دسترخوان وسیع کیا جاتا تھا جس پر آپ کے مہمان کھانا کھاتے۔ آپنے فرمایا کہ میں نے تمام اعمال کی تفتیش کی مگر کھانا کھلانے اور

اور حسن خلق سے کسی کو بہتر نہیں پایا اگر میرے ہاتھ میں دُنیا ہوتی تو میں یہی کام کرتا کہ کھانا کھلاتا رہتا۔ آپ کا جود و کرم اس درجہ کا تھا کہ آپ نے کسی سائل کا سوال کبھی رد نہیں کیا اگر پاس کچھ نہ ہوتا تو وعدہ دیتے۔

علامہ ابن نجار کہتے ہیں کہ آپ فرماتے تھے میرے ہاتھ میں پیسہ نہیں ٹھہرتا اگر صبح کو میرے پاس ہزار دینار آئیں تو شام تک ان میں سے ایک پیسہ باقی نہ رہے۔

حضرت مخدوم اشرف جہانگیر جہاں گشت فرماتے ہیں کہ حضرت محبوب سبحانی سو سو غلام خرید کرتے اور جس وقت شرف بیعت سے مشرف کرکے آزاد کردیتے وہ صاحب کمال ہو جاتے تھے۔

ذریعہ معاش | آپ کا ذریعہ حلال سے ایک احاطہ تھا اسمیں بعض اصحاب آپ کے کھیتی کیا کرتے تھے جو کچھ پیدا ہوتا تھا اس کو بحفاظت تمام آپ کے واسطے رکھ چھوڑتے تھے اس میں سے ہر روز چار روٹیاں پکا کر آخر دن میں آپ کے پاس حاضر لاتے آپ انہیں سے ٹکڑا ٹکڑا کرکے کچھ حاضرین کو عطا کردیتے کچھ خود تناول فرماتے۔ اکثر آپ کا بلا نمک کا کھانا ہوتا تھا، عموماً ترک حیوانات فرماتے تھے۔ گوشت۔ مچھلی۔ گھی۔ دودھ۔ دہی نہیں کھاتے تھے۔ آپ کی عادت چوتھے روز کھانا کھانے کی تھی۔

نذرانہ | آپ نذرانہ قبول کرتے خود بھی کام لاتے اور حاضرین پر تقسیم کرتے اور خود بھی ہدیہ و تحائف لوگوں کو بھیجتے۔

ابن طبال کہتے ہیں جو زر نقد آتا کبھی آپ نہ چھوتے مصلے کے نیچے رکھدیا جاتا وہیں سے آپ کے خدام ابوالفتح وغیرہ حسب ضرورت لیجایا کرتے تھے۔

نفاست طبع | نفاست مزاج میں بیحد تھی طہارت بدنی کا کامل لحاظ رہتا تھا وقوع حدث پر

بجائے وضو کے غسل کرتے تھے۔ ایک دن آپ اسہال معدہ میں مبتلا ہو کر چند مرتبہ گئے
مگر ہر بار غسل فرماتے تھے۔ کبھی آپ نے بلا غسل اور تازہ وضو کے نماز پنجگانہ نہ پڑھی۔

پاس ادب خانہ کعبہ اس قدر تھا کہ کبھی قبلہ کی جانب پشت کر کے نہیں بیٹھے اور
خوشبو کو نہایت دوست رکھتے تھے۔

لباس | ابتدائے حال میں معمولی لباس کمبل کا کرتہ سر پر چھوٹا سا کپڑا ہوتا تھا مگر مراتب غوثیت
پر فائز ہونیکے بعد سے لباس عالمانہ زیب بدن کرتے اور چادر بغل میں لیتے تھے اور لباس
آپکا نہایت عمدہ اور بیش بہا ہوتا تھا جس کی قیمت فی گز ایک اشرفی سے کم و بیش نہ ہوتی
تھی۔ سوداگر اقالیم دور دراز سے پارچہ جات عمدہ اور ملبوسات گراں بہا آپکے واسطے
لاتے تھے لباس ایک دن سے زیادہ آپکے جسم پر نہیں رہتا تھا غربا کو دیدیا جاتا تھا۔

سواری | آپ خچر پر سوار ہوتے تھے صدہا علما آپ کی سواری کے ساتھ ہوتے تھے۔

جلو مرتبت | لطائف الغرائب میں ہے کہ جب حضرت صمدیت سے مرتبہ غوثیت اور محبوبیت کا آپکو
عنایت ہوا روز جمعہ تھا۔ منبر پر خطبہ پڑھ رہے تھے ناگاہ کیفیت استغراق کی آپ پر طاری ہوئی
اُسی حالت میں زبان معجز بیان پر یہ کلمہ جاری ہوا قَدَمِیْ هٰذِهٖ عَلٰی رَقَبَةِ کُلِّ وَلِیٍّ
میرا قدم کل اولیاء اللہ کی گردن پر ہے تمام اولیاء اللہ نے گردنیں جھکا دیں اور اُس
وقت خواجہ معین الدین چشتی جو جبل خراسان پر مجاہدہ میں تھے فوراً بول اُٹھے عَلٰی رَاسِیْ

مناقب غوثیہ میں ہے کہ آپ نے ایام طفولیت میں ہاتف غیبی کی آواز سُنی کہ اے
عبدالقادر مقام عاشقی و معشوقی میں سے جو تجھے مرغوب ہو اسکی درخواست کر آپ نے اپنی ماں سے
پوچھا اُنھوں نے کہا مقام معشوقی کی درخواست کر آپ نے عرض کیا کہ اے مادرِ مہربان
بندہ کی کیا مجال کہ ایسی نعمت عظمیٰ دولت کبریٰ کی طلب میں مبادرت کرے، جو

کچھ وہ دے اسکی عین عنایت ہے بندہ کو سوائے تسلیم کے کوئی چارہ نہیں۔ ماں نے کہا بیٹا دونوں نعمتیں اللہ عطا فرمائے گا۔ بس ایسا ہوا کہ ہم نے دونوں نعمتیں مرحمت فرمائیں۔

صورت و شمائل | شیخ ابو محمد عبداللہ سے منقول ہے :۔

کان شیخ الاسلام محی الدین عبد القادر رضی اللہ عنہ نحیف البدن ربع القامۃ عریض الصدر عریض اللحیۃ طویل البدن احمر اللون صفرون الحاجبین ذات صوت جہوری وسمت نمی وقدر علی وعلم وفی (ترجمہ) آپ برنگ سرخ نازک بدن میانہ قامت۔ فراخ سینہ۔ کشادہ ریش۔ دراز اندام۔ پیوستہ ابرو۔ بلند آواز صاحب صورت رعنا و سیرت زیبا و علم والے تھے۔

ابو عبداللہ موصلی بیان کرتے ہیں کہ میں آپ کی خدمت میں تیرہ (۱۳) برس رہا کبھی مکھی آپ کے اوپر بیٹھتی نہیں دیکھی۔

مناقب | قاضی شہاب الدین جونپوری ملفوظات قطب مدار لکھتے ہیں کہ بعد صحابہ کرام و ائمہ عظام کے کوئی قطب یا ولی سوائے غوث الاعظم اور خواجہ اویس قرنی اور شیخ جنید بغدادی اور بہلول دانا کے مرتبہ وراء الورا کو نہیں پہونچا اور وراء الورا وہ مرتبہ عالی ہے کہ ولایت میں اس سے بالاتر کوئی مرتبہ نہیں۔ حضرت قطب العالم اس مرتبہ عالی میں مثل شاہنشاہ کے ہیں مثل اس کے کوئی ولی آج تک پیدا نہ ہوا اور نہ قیامت ہو گا۔

قلائد الجواہر میں حضرت شیخ ابو سعید قیلوی سے منقول ہے کہ آپکا مقام مع اللہ و فی اللہ و باللہ تھا جس کے مقابل بڑی بڑی قوتیں بیکار تھیں۔ متقدمین سے سبقت لیکر ایسے مقام میں پہونچے تھے جہاں تنزل ممکن نہیں خدائے تعالیٰ نے آپ کی تحقیق و تدقیق کے باعث آپ کو ایک بہت بڑے مقام پر پہنچایا تھا۔

کرامات

حضرت مخدوم گنج بخش اپنی تصنیف مقامات عالیہ میں لکھتے ہیں کہ آپ کی کرامات مناقب اسقدر زیادہ ہیں کہ کسی زبان کو طاقت اسکے بیان کی اور کسی قلم کو قدرت اس کی تحریر کی نہیں۔ حضرت شیخ علی بن ہیتی لکھتے ہیں کہ میں نے کسی شخص موجود کو کثیر کرامات حضرت غوث سے نہ کہیں دیکھا اور نہ کہیں سنا۔ آپ کی کرامات کثیرہ کا یہ حال تھا کہ ہر روز صدہا کرامات وخوارق عادت ظاہراً و باطناً قولاً و فعلاً آپ سے ظاہر ہوا کرتی تھیں۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی فرماتے ہیں۔[له]

کان الشیخ عبد القادر سلطان الطریق	شیخ عبد القادر سلطان طریقت کے اور
والمتصرف فی الوجود علی التحقیق وکانت	تحقیق اور تصرف کرنے والے وجود اور
له الید المبسوطة من الله فی التصرف	تھی آپ کو طاقت اللہ کی طرف سے
والفعل الخارق الدائم۔۔	تصرف میں اور خرق عادت دائمی میں۔

نقل۔ شیخ علی بن محمد عربی بڑے مالدار تھے مگر بوجہ لاولدی ہمیشہ مغموم رہتے جس مجذوب و سالک کے پاس جاتے کوئی دعا نہیں کرتا۔ آپکا شہرہ سن کر حاضر ہوئے آپ نے اپنی پیٹھ ان کی پیٹھ سے رگڑنے کے بعد دعا کی اور فرمایا کہ میں نے ایک لڑکا اپنی صلب سے تجھے دیا یہ لڑکا مقبول بدرگاہ ایزدی اور قطب زمانہ ہوگا اس کا نام محی الدین رکھنا۔

جب حضرت محی الدین العربی پیدا ہوئے شیخ علی لے کر حاضر خدمت ہوئے آپ نے

له مسالک السالکین صفحہ ۳۴۲-۱۲

دیکھ کر فرمایا سبحان اللہ کیسا فرزند رشید پیدا ہوا ہے کہ کل اسرار جن کو اولیا نے پوشیدہ کر رکھا تھا آشکارا کریگا[1]۔

حضرت پیر دستگیر کے خلیفہ حضرت ابو النجیب عبد القادر سہروردی کے بھائی حضرت شیخ محمد عمر البکری بن عبد اللہ سہروردی لاولد تھے ان کی بی بی صاحبہ خدمت مبارک میں آئیں اور ایک فرزند صالح کے واسطے طالب دعا ہوئیں آپ نے دعا کی اور بی بی صاحبہ کو بشارت فرزند ارجمند کی دی وہ رخصت ہوئیں اور بعد انقضائے ایام حمل حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین سہروردی پیدا ہوئے[2]۔

نقل ایک دن شیخ علی قدس سرہ کی عیادت کو گئے ان کے مکان میں دو درخت خرمے کے بہت سے خشک لگے ہوئے تھے آپ نے ایک درخت کے نیچے وضو کیا اور دوسرے کے نیچے نماز پڑھی وہ دونوں درخت فوراً سرسبز ہو گئے[3]۔

نقل شیخ ابو محمد عبد اللہ انصاری سے منقول ہے کہ آپ نے ایک دن اپنا خادم حضرت سید احمد کبیر کے پاس بھیجا اور ان سے سوال کیا اَلْعِشْقُ یعنی عشق کیا ہے۔ سید صاحب نے یہ سن کر ایک آہ جگرسوز کھینچی اور فرمایا اَلْعِشْقُ نَارٌ یُحْرِقُ مَا سِوَی اللّٰہِ یعنی عشق ایک آگ ہے کہ جلا دیتی ہے سب کو جو سوائے اللہ کے ہے اس آہ کے اثر سے پہلے وہ درخت جسکے نیچے سید صاحب تھے جلکر خاک سیاہ ہو گیا پھر آگ سے خود بھی جلکر خاک ہو گئے۔ خادم یہ حال دیکھ کر بدحواس آپکے پاس آیا اور ساری کیفیت عرض[4] کی آپنے فرمایا واپس جا اور بخورات وعطریات سے اس مقام کو معطر کر انشاء اللہ اپنی اصلی حالت پر آیا چاہتے ہیں اور یہ شعر پڑھتے تھے ؎

---

[1] اخبار الاولیا ۱۲ [2] طبقات شعرانی وغیرہ ۱۲ [3] خلاصۃ المفاخر ۱۲ [4] مناقب غوثیہ ۱۲

کذا ابن الرفاعی کان منی   یسئلك لی طریقی واشتغالی

نقل | شیخ مفرج بن شہاب کہتے ہیں کہ میں مجلس میں تھا اور آپ اس وقت کلام فرما رہے تھے کہ یکایک چشم مبارک سے آنسو جاری ہوگئے اور آپ نے فرمایا کہ میری والدہ نے انتقال کیا۔ راوی لکھتا ہے کہ میں نے اس واقعہ کو لکھ لیا پھر مدت کے بعد خبر آئی کہ اُن کا انتقال اُسی وقت اور اسی ساعت میں ہوا تھا۔

نقل | شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی فرماتے ہیں کہ ایام جوانی میں علم کلام سے مجھ کو خاص رغبت تھی اسکی کتب کثرت سے حفظ کر لی تھیں میرے چچا شیخ الاسلام حضرت ابی النجیب سہروردی صدر المدرسین مدرسہ نظامیہ اس شغف سے مجھ کو منع کیا کرتے میں سُنی اَن سُنی کر دیا کرتا ایک روز مجھ کو غوث پاکؓ کے پاس لے گئے اور میرا ذکر کیا آپ نے کہا اے عمر کونسی کتاب تم نے حفظ کی ہے میں نے کہا فلاں فلاں آپ نے ہاتھ میرے سینہ پر ملا جو کچھ مجھے حفظ تھا سب یکلخت محو ہو گیا حضرت نے فرمایا :-

یا عمر انت فی احد المشہورین فی العراق اے عمر تو عراق کے ایک مشہوروں سے ہوگا۔

خدام | علمائے کرام و مشائخین عظام آپکی خدمت کرنا اپنے لئے باعثِ افتخار جانتے تھے۔ ابن نقطۃ العسر یفتی کہتے ہیں کہ مشائخ کبار جیسے حضرت شیخ بقا ابن بطو حضرت شیخ علی ہیتی حضرت شیخ ابو سعید قیلوی آپکے مدرسہ کا دروازہ جھاڑتے اور اس پر چھڑکاؤ کرتے تھے اور جب آپکی اجازت حاصل کر لیتے تو روبرو جاتے اور سامنے مؤدب بیٹھتے۔ سواری کی حالت میں آپکی زین پر ہاتھ رکھ کر جلو میں چلتے آپ منع کرتے تو کہتے کہ اللہ تعالیٰ کی نزدیکی حاصل کرنے کی یہی سبیل ہے۔

عراق کے مشائخ جب آستانہ پر آتے تو چوکھٹ کو چومتے آتے۔

استغنا | آپ عوام سے تکریم اور تواضع پیش آتے مگر کسی صاحب حشمت اور دولت کی تعظیم نہ کرتے اور نہ امراء وزراء کے گھر جاتے اگر کوئی امیر آستانہ پر حاضر ہوتا تو آپ آمد کی خبر سن کر دولت سرا میں چلے جاتے تاکہ تعظیم کو اُٹھنا نہ پڑے پھر برآمد ہو کر اس سے ملاقات کرتے وہ لوگ پہلے دست مبارک کو بوسہ دیتے بعدہٗ کمال عاجزی سے آپ کے سامنے مؤدب بیٹھتے اور عرض مطلب کرتے۔

وصایا | آپ نے ایامِ مرض میں اپنے صاحبزادہ کو یہ وصیت فرمائی:-

علیك بتقوی اللہ وطاعتہ ولا تخف	اللہ تعالیٰ کے ساتھ تقویٰ اور پرہیز گاری
احدا ولا ترجہ وکل الحوائج الی اللہ کلہا	کے کرنے کو اپنے اوپر لازم جان۔ اسکی
واطلب منہ ولا تثق باحد سوی اللہ	عبادت میں شاغل رہ۔ سوائے خدا کے
ولا تعتمد الا الیہا۔	کسی چیز سے خوف نہ کر اور نہ کسی اور پر اُمید

رکھ اور اپنی حاجتوں کے لئے اللہ تعالیٰ پر توکل اور بھروسہ رکھ کسی پر بالکلیہ اعتماد نہ کر اسی خدائے قادر و توانا کو اپنا قبلہ مقاصد سمجھ۔

تصانیف | آپ کی تصانیف شریعت وطریقت کی جامع ہیں۔ آپ کی مستقل تصانیف میں سے فتوح الغیب۔ فتح الربانی۔ سر الاسرار۔ غنیۃ الطالبین وغیرہ بہت مشہور کتابیں ہیں۔

وفات | جس وقت آپ عالم قدس کی سیر کے خواہاں ہوئے ۹۱ برس کی عمر تھی یکایک مرض الموت میں مبتلا ہوئے بوقت سکرات الموت یہ کلمات فرمائے:-

استغیث بلا الہ الا اللہ الحی الذی لا یموت ولا یخشی من ان یفوت سبحان من ان تعزز بالقدرۃ وقھر العباد بالموت لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

تاریخ یازدہم ربیع الثانی ۵۶۱ھ بروز شنبہ بعد نماز عشاء بعہد خلافت المستنجد باللہ خلیفہ سی و دوم عباسی آپ کا طائر روح قدسی آشیاں ہمیشہ کے لئے عالم قدس کی سیر کو پرواز کر گیا۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

روضہ اشرف البلاد بغداد میں زیارت گاہ خلق اللہ ہے۔

مکتوبات غوثیہ

حضرت غوث الثقلین کے فارسی مکتوبات جو نکات شریعت و اسرار طریقت کا بیش بہا ذخیرہ ہے سالکان مسالک ہدایت کیلئے رہبر کا کام دینگے لہذا اول معہ ترجمہ کے اور باقی کا صرف ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

مکتوب اول

اے عزیز! چوں برق شہود از حرق غمام فیض یہدی اللہ لنورہ من یشاء درخشیدن گیرد و روائح وصول از مہب عنایت یختص برحمتہ من یشاء دروزیدن آید۔ و ریاحین انس در ریاض قلوب بشگفند۔ و بلابل شوق در بساتین ارواح بنغمات یا اسفیٰ علی یوسف چوں ہزار داستان در ترنم آیند و نیران اشتیاق در کوانین سرائر شعلہ برزند و اطیار افکار در فضائے عظمت

اے عزیز! جب عالم شہود کی تجلی یہدی اللہ لنورہ من یشاء کے فیض کے بادل سے چمکنے لگے اور وصول کی ہوائیں باد خانہ عنایت یختص برحمتہ من یشاء سے چلنے لگیں اور انس کی بوٹیاں دلوں کے باغ میں کھلنے لگیں اور شوق کی بلبلیں ارواح کے باغوں میں سرود یا اسفیٰ علی یوسف ہزار داستان کے پیچھے میں آویں اور اشتیاق کی آگ راز کے چولھے میں بھڑک اٹھے اور فکر کے پرندے عظمت

از غایت طیران بے پر شود و فحول عقول در وادی
معرفت پے گم کنند و قواعد ارکان افہام از صدمۂ
ہیبت [illegible] متزلزل آید و فلک عزائم در بحار ما قدروا
اللہ حق قدرہ بریاح وہی تجری بہم فی موج کالجبال
در لجۂ حیرت فرو ماند۔ امواج دریائے عشق یحبہم
و یحبونہ در تلاطم آید، ہر یکے بزبان حال ندا کند
ربّ انزلنی منزلاً مبارکاً و انت خیر المنزلین سابقہ
عنایت ان الذین سبقت لہم منا الحسنیٰ در رسد
و ایشان را بر ساحل جودی فی مقعد صدق فرود
آرد و در مجلس مستان بادہ الست رساند مائدہ
نعیم للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ را در پیش کشد و
کؤوس وصول از جام قرب بایدی سفرۃ و سقاہم
ربہم شراباً طہوراً گردان شود و ملک ابدی و دولت
سرمدی و اذا رایت ثم رایت نعیماً و ملکاً کبیراً
مشاہدہ گردد۔

کے وسیع میدان میں اڑنے سے عاجز ہیں اور
بڑے دانشمند اور عقلا معرفت کی وادی میں نشانہ
گم کریں اور سمجھ کے قاعدوں کے ستون ہیبت
کے صدمے سے کانپنے لگیں اور ارادوں کی کشتیاں
ما قدروا اللہ حق قدرہ کی دریا میں وہی تجری بہم
فی موج کالجبال کی ہوا کے ساتھ حیرت کے سمندر
میں بھنور میں آجائیں۔ تو دریائے عشق یحبہم
و یحبونہ کی موجیں طغیانی میں آویں تب ہر ایک
زبان حال سے رب انزلنی منزلاً مبارکاً و انت خیر المنزلین
کی ندا کرے سابقہ عنایت ان الذین سبقت لہم
منا الحسنیٰ فوراً انکو پہونچے اور انھیں ساحل جودی
فی مقعد صدق پر اتارے اور شراب الست کے
مستوں کی مجلس میں پہنچادے دستر خوان نعمت
للذین احسنوا الحسنیٰ و زیادۃ کا ان کے آگے رکھے اور
ملکہ قرب بایدی سفرۃ و سقاہم ربہم شراباً طہوراً سے
وصل کا پیالہ گردش میں آوے اور ملک ابدی و دولت سرمدی و اذا رایت ثم رایت نعیماً و
ملکاً کبیراً مشاہدہ ہو۔

مکتوب دوم

اے عزیز! دل سلیم چاہیے تا کہ فاعتبروا یا اولی الابصار کی رمزوں پر اطلاع پائے اور

عقل کامل چاہئے تاکہ سنریہم آیاتنافی الآفاق وانفسہم کے باریک بھیدوں کو سمجھا ویقین صادق ہو تاکہ شواہد معرفت وان من شئی الا یسبح بحمدہ ولکن لاتفقہون تسبیحہم کو دل کی آنکھ سے مشاہدہ کرے اور خواہش وصول واذا سالک عبادی فانی قریب اجیب دعوۃ الداع اذا دعان کا استقبال کرنے والا ہو اور افحسبتم انما خلقناکم عبثا وانکم الینا لاترجعون کی تنبیہ سے خواب غفلت یلہہم الامل فسوف یعلمون سے جاگے۔ اور مالکم من دون اللہ من ولی ولا نصیر کی مضبوطی کو محکم پکڑے اور ففروا الی اللہ کی کشتی پر سوار ہو اور دریائے رحمت وما خلقت الجن و الانس الا لیعبدون میں مردانہ طور پر غوطہ مارے۔ اگر گوہر مطلوب ہاتھ لگا تو فقد فاز فوزاً عظیماً۔ اگر جان طلب میں گئی تو وقع اجرہ علی اللہ۔

مکتوب سوم

اے عزیز! جب لشکر جذبات (الہٰی) اللہ یجتبی الیہ من یشاء دل کی ولائتوں پر حملہ آور ہوں اور نفس امارہ کے سرکش گھوڑے کو لگام ریاضت وجاھدوا فی اللہ حق جہادہ کے ساتھ مرتاض اور خوار کریں اور گردن کش فرعون کو تقویٰ کی مجلس میں مجاہدہ کی زنجیروں کیساتھ جکڑیں خواہشوں کو واطیعوا اللہ واطیعوا الرسول کے طوق کیساتھ باہر نکالیں اور کارکنان ارادت واختیارات کو ومن یعمل مثقال ذرۃ خیرا یرہ کی تادیب سے سزادیں اور تمام رسوم اور عادتوں کی بنیاد اور مکر وحیلہ کے رکنوں کو درمیان سے اٹھادیں اور زبان حال کا پکار نیوالا راستی سے یہ آواز کرے۔ کہ ان الملوک اذا دخلوا قریۃ افسدوھا وجعلوا اعزۃ اھلھا اذلۃ اور جب صفائی دل کی پسندیدہ زمین شہوات کی آلودگی کو چھوڑے ومن یبتغ غیر الاسلام دینا فلن یقبل منہ خالص صفا ہو جائے

ارواح کے باغ نسیم لطف من یھدی اللہ فھو المھتد سے خوشبوناک اور تازہ ہو جائیں
پتوں کے تختوں کے صفحے نقش کرنے والے رقوم لطائف اولئک کتب فی قلوبھم الایمان
سے لکھے پائیں تب شہود تبدل الارض غیر الارض صفت حال ہوگا اور جب
تن کے پہاڑ ہوا ھباء منثورا ہونے لگیں گے۔ اور زبان صدق سے کہیگا وتری
الجبال تحسبھا جامدۃ وھی تمر مر السحاب اسرافیل عشق کا صور ونفخ فی الصور
پھونکیگا صاعقہ کا اثر فصعق من فی السموات ومن فی الارض ظاہر ہوگا۔ اور اقبال
کی خوشخبری دینے والا لایحزنھم الفزع الاکبر۔ پہونچے گا اور ان کو تسلی دیگا اور مقام علیین
فی مقعد صدق عند ملیک مقتدر میں لیجائے گا اور رضوان ساتھ خوشخبری بشراکم
الیوم کے پیش آئیگا اور دروازے جنت النعیم کے کھول دیگا اور کہیگا سلام علیکم طبتم
فادخلوھا خالدین اور وہ کہیں گے وقالوا الحمد للہ الذی صدقنا وعدہ و
اورثنا الارض نتبوا من الجنۃ حیث نشاء فنعم اجر العاملین۔

مکتوب چہارم

اے عزیز! آرزو خواہ شہوات تتبع الھوی فیضلک عن سبیل اللہ روگردانی کر
اور غفلت کے گھر ولا تطع من اغفلنا قلبہ عن ذکرنا سے باہر نکل اہل ذوق کی صحبت
جن کے لئے فویل للقاسیۃ قلوبھم من ذکر اللہ ہے پرہیز اختیار کر اور پکارنے والے
(یعنی خدا تعالی) کے حکم استجیبوا لربکم من قبل ان یاتی یوم لا مرد لہ من اللہ ندا
الم یان للذین امنوا ان تخشع قلوبھم لذکر اللہ کو دل کے کانوں سے سن اور ساتھ تنبیہ
ایحسب الانسان ان یترک سدی کی رات کو خواب غرور سے جاگ اور مقامات

اہل حضور (اولیاء اللہ) جن کے لئے رجال لا تلہیہم تجارۃ ولا بیع عن ذکر اللہ وارد ہے کچھ تو خبر پوچھ اور کعبہ مقصود کے لئے سر کو پاؤں بنا۔ اور جنگل اسرار کو قطع کر تبتل الیہ تبتیلا ماسواے باز آ۔ اور تجرید قل اللہ ثم ذرہم اور سواری تفویض وافوض امری الی اللہ کے اور ساتھ قافلے اہل صدق کے جن کے لئے کونوا مع الصادقین آیا ہے مسافر ہو اور دنیا کے آرائشی مکانات کو جو بحکم انا جعلنا ما علی الارض زینتہ لہا ہے عبور کر اور فتنہ کے مہلک سیلابوں سے جو از روئے انما اموالکم واولادکم فتنۃ ہیں سلامتی سے پار اتر اور ہدایت کی راہوں ان ہذہ تذکرۃ فمن شاء اتخذ الی ربہ سبیلا سے راستہ اختیار کر اور زبان عجز سے ام من یجیب المضطر اذا دعاہ گریہ وزاری کے ساتھ اہدنا الصراط المستقیم کہہ تاکہ خوشخبری دینے والا عنایت قدیم الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون کا سا مژدہ تحیۃ وسلام قولا من رب رحیم آگے لیجائے اور اوپر گھوڑے نصر من اللہ وفتح قریب وبشر المومنین پر سوار ہوئے اور جنات خلد کی طرف فانقلبوا بنعمۃ من اللہ وفضل بلانے والا ہو۔ وہاں عزت وصال کی خوشبوئیں ہر طرف سے مہکنے لگیں اور محبت کی شراب کے پیالے سقات غیب کے ہاتھوں سے چلتے مشاہدہ ہوں اور ان ہذا کان لکم جزاء وکان سعیکم مشکورا کی آوازیں نکلنے لگیں اور اس کے مقام میں وکلم اللہ موسیٰ تکلیما کا افسانہ شروع کرے اور فلما تجلی ربہ للجبل کے دیباچہ کو خوب کھول دے دیکھنے والوں کی آنکھوں کی نظر حالات کی مستی سے وخر موسیٰ صعقا کی خبر دے۔ اور مشاہدہ وجوہ یومئذ ناضرۃ الی ربہا ناظرۃ کو معائنہ کرے اور اپنے عجز کا اقراری ہو اور زبان حال سے کہنے لگے لا تدرکہ الابصار وھو یدرک الابصار بینا ہوئے[1]۔

---

[1] اخبار الاخیار - ۱۲

تعلیمات قادریہ

توحید | خدا کو ایک جانو کسی کو اس کا شریک نہ کرو۔

تصوف | صوفی وہ ہے جو اپنے مقاصد کی ناکامی کو خدا کا مقصد جانے۔ دنیا کو چھوڑ دے۔ یہاں تک کہ خادم بنے اور آخرت سے پہلے دنیا ہی میں فائز المرام ہو جائے۔ تو ایسے شخص پر خدا کی سلامتی نازل ہوتی ہے۔

علم | علم پڑھو اس کے بعد گوشہ نشین بنو جو شخص بدون علم کے عبادت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اس کے جملہ کام بہ نسبت سدھرنے کے زیادہ بگڑتے ہیں۔ پہلے اپنے ساتھ شریعت الٰہی کا چراغ لے لو پھر عبادت الٰہی میں مشغول ہو جو شخص اپنے علم پر عمل کرتا ہے حق تعالیٰ اس کے علم کو وسیع کرتا ہے اور جو علم کہ اسے حاصل نہیں تھا سکھلاتا ہے۔

رضائے الٰہی | یہ ہے کہ اپنے کو محبت الٰہی میں ڈالدے اور علم الٰہی کو کافی و وافی جانکر قضا و قدر پر راضی رہے۔

ارادت الٰہیہ۔ یہ بدون استدعا کے وارد ہوتے ہیں اور کسی سبب سے موقوف نہیں ہوتے اور ان کا کوئی وقت معین اور کوئی خاص طریقہ نہیں ہے۔

طوارق شیطانیہ۔ یہ اکثر اوقات الٰہیہ کے خلاف ہوتے ہیں۔

مقدرات الٰہیہ پر اعتراض کرنا۔ دین۔ توحید۔ توکل۔ اخلاص کو ہاتھ سے دینا ہے۔

قلب مومن۔ چون و چرا کا وقف ہرگز نہ ہونا چاہیئے۔ بلکہ تسلیم و رضا کا۔

صابر کیلئے خدا کی مدد دنیا میں بیحساب ہے اسکے انعام عقبیٰ میں بے شمار اللہ فرماتا ہے اِنَّمَا یُوَفَّی الصَّابِرُوْنَ اَجْرَهُمْ بِغَیْرِ حِسَابٍ تحقیق صبر کرنیوالوں کو بیحساب اجر دیا جائے گا۔

دل کا نور۔ خدا کے نور سے ہے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اتقوا من فراسة المومن فانه ینظر بنور الله مومن کی دانست سے بچو کیونکہ وہ اللہ کے نور سے دیکھتا ہے۔

توکل۔ اغیار کو چھوڑ کر صرف خدائے عزوجل سے لو لگانا اور اسباب ظاہر کو بھولجانا اور اکیلے اسی کی ذات پاک پر بھروسہ کر کے اس کے غیر سے بے پرواہو جانا توکل ہے یہی وجہ ہے کہ متوکل مقام فنا آگے بڑھ جاتا ہے اور توکل کی حقیقت بعینہٖ اخلاص کی حقیقت ہے اور حقیقت اخلاص یہ ہے کہ اعمال سے معاوضہ کا خیال بالکل نہ ہو یہ وہ توکل ہے جس میں اپنی قوت سے نکل کر خاص رب الارباب کی قوت میں آجاتا ہے۔

صبر یہ ہے کہ تو مصیبتوں بلاؤں میں استقلال سے رہے اور آداب شریعت کو کسی وقت ہاتھ سے نہ دے بلکہ نہایت خوشدلی و فرخندہ پیشانی سے کتاب اللہ و سنت رسول اللہ پر قائم رہے صبر کی کئی قسمیں ہیں صبر للہ۔ وہ یہ ہے کہ اوامر الٰہی کو بجالاوے اور اسکی نواہی سے دور رہے اور صبر مع اللہ یہ ہے کہ قضائے الٰہی پر راضی و ثابت رہے ذرا بھی چون و چرا نہ کرے اور فقر سے نہ گھبرائے بغیر کسی ترشروئی کے اظہار غنا کرتے رہے صبر علی اللہ یہ ہے کہ ہر امر میں وعدہ الٰہی کو مدنظر رکھکر ہر وقت اس پر ثابت قدم رہے یہ صبر بہت مشکل ہے۔

شکر کی حقیقت یہ ہے کہ تو نہایت عاجزی و انکساری سے نعمت کا اعتراف کرے اور ادائے شکر کی عاجزی کو مدنظر رکھ کر منت و احسان کا مشاہدہ کرتے ہوئے اسکی عزت و حرمت باقی رکھے شکر کی کئی قسمیں ہیں۔ شکر لسانی وہ یہ ہے کہ زبان سے نعمت کا اعتراف کرے۔ شکر بالارکان یہ ہے کہ خدمت و وقار سے موصوف رہے شکر بالقلب یہ ہے کہ بساط شہود پر معتکف ہو کر حرمت و عزت کا نگہبان رہے پھر اس مشاہدہ کے بعد نعمت دیکھ کر دیدار منعم کی طرف ترقی کرے۔ شاکر وہ ہے کہ موجود پر اور شکور وہ ہے کہ مفقود پر شکر بجالاوے۔ حامد وہ ہے کہ منع کو عطا اور ضرر کو نفع مشاہدہ کرے اور دونوں صفتوں کو برابر جانے۔ حمد یہ ہے کہ بساط تقرب پر پہونچکر معرفت کی آنکھوں تمام محامد و اوصاف جمالی و جلالی کا مشاہدہ کر کے اس کا اعتراف کرے۔

حسن خلق یہ ہے کہ تم پر جفائے خلق کا مطلق اثر نہ ہو خصوصاً جبکہ تم حق سے خبردار ہو گئے ہو اور عیوب پر نظر کر کے نفس اور دیکھو کہ نفس سے سرزد ہو ذلیل جانو اور حق تعالیٰ نے جو کچھ خلق کے دلوں کو ایمان اور اپنے احکام ودیعت فرمائے ہیں اس پر نظر کر کے اُنکے اور جو کچھ ان سے تمہارے حق میں صادر ہو عزت کرو۔ یہی انسانی جوہر ہے اور اسی سے لوگوں کو پرکھا جاتا ہے۔

قسم۔ جھوٹی قسم کھانے سے بچو وہ ملک کو ویران کر دیتی ہے مال و دین کی برکت لیجاتی ہے۔

ولی۔ یہ ہے کہ ولی کا سر اذنی تجلی سے حق کا مشاہدہ کرے اور تمام اکوان کو حقیر جانکر اسکے اشارے سے فنا ہو جائے۔ یہی فنا عین بقا ہے کیونکہ اشارہ حق اسی فنا کرتا ہے اسکی تجلی بقا کیطرف لے آتی ہے۔

بقا حاصل نہیں ہوتی مگر بقا سے جس کیساتھ انقطاع نہو اور یہ نہیں ہوتی مگر ایک لمحہ کیلئے بلکہ اس سے بھی کم۔ اہل بقا کی یہ علامت ہے کہ اسکے وصول بقا میں کوئی شے فانی نہ رہے کیونکہ یہ آپسمیں ضد ہیں۔

مشاہدہ یہ ہے کہ تو دل کی آنکھ سے دونوں جہاں کو نہ دیکھے اور معرفت کی آنکھ سے صرف حق تعالیٰ کو دیکھے اور جو کچھ اُس نے غیب کی خبریں دی ہیں دل سے انکا یقین جانے۔

وجد یہ ہے کہ روح ذکر کی حلاوت اور نفس لذت طرب میں مشغول ہو جائے اور باطن سب سے فارغ ہو کر صرف خدا کیطرف متوجہ ہو اور وجد شراب محبت الٰہی ہے جو حق تعالیٰ اپنے بندہ کو پلاتا ہے جس سے وجود بندہ کا سبک ہو جاتا ہے اور اُسکا دل محبت کے بازوؤں پر پرواز کر کے حضرت اقدس میں پہونچ کر دریائے ہیبت الٰہی میں گرتا ہے یہی وجہ ہے کہ واجد گر جاتا ہے اور غشی اُس پر طاری ہو جاتی ہے۔

زندگی کا دروازہ جبتک کھلا ہے۔ بہت غنیمت جانو وہ جلدی بند کیا جائیگا۔ نیک کاموں کی جبتک قدر ہے غنیمت ہے۔ توبہ کا دروازہ جبتک کھلا ہے۔ بہت غنیمت سمجھو۔ اور اس میں داخل ہو جاؤ۔ دُعا کے دروازہ کو غنیمت جاننا چاہئے کہ وہ کھلا ہوا ہے۔ صالحین کی ملاقات کے دروازہ ہنوز بند نہیں ہوئے ہیں اور شریروں کی صحبت تجھکو اچھوں پر بدظنی میں ڈالدے گی۔

خدائے عزوجل کی کتاب اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم کی سنت کے سایہ کے نیچے چل تو خلاصی پائے گا۔

دُنیا میں فکر کرنا عذاب و حجاب ہے اور آخرت میں فکر کرنا دل کے لئے علم و حیات ہے۔

خوف کے کئی اقسام ہیں گنہگار کا بسبب گناہ کے عابد کا بوجہ اس کے عبادت کا ثواب ملیگا بھی یا نہیں۔ عاشقان الٰہی کا بقائے الٰہی نہ میسر ہونے کے خیال سے عارفوں کا خوف یہ حق تعالیٰ کی عظمت و ہیبت سے ہوتا ہے۔

رجا یہ ہے کہ بلا کسی امید نفع یا ضرر کے حق تعالیٰ کے ساتھ حُسن ظن ہو اور رجا کے لئے خوف کا ہونا لازم ہے کیونکہ امید کیساتھیں خوف محرومی کا ضرور ہوتا ہی مگر وہ صفات الٰہیہ پر نظر رکھکر حق تعالیٰ سے حسن ظن رکھے اور پھر محض اسکی عظمت و جلال کی وجہ سے ڈرے اور اپنی ہمتوں کو عنایت و توجہات الٰہیہ پر چھوڑ کر دل کو کسی طمع و غرض کے اسکی طرف متوجہ کرے۔

ورع ۔ بندہ تمام اشیا سے رُکا رہے ۔ شریعت جس کی اجازت دے اُسے اختیار کرے اور باقی سب کو چھوڑ دے۔

سخاوت ۔ تو اپنے مال سے فقر کی غمخواری کر مقدرت ہے تو کسی سائل کو خالی نہ پھیر۔

محبت اللہ و رسولؐ ۔ اللہ اور رسولؐ کی محبت فقر و فاقہ اور بلا سے ملی جلی ہوئی ہے۔

دل کی کدورت ۔ نہیں جاسکتی جب تک کہ نفس کی کدورت نہ جائے۔

ذکر ۔ ایک گھڑی ذکر کرنا تمام رات کھڑے رہنے سے بہتر ہے۔

عیال الٰہی ۔ لوگ اللہ تعالیٰ کی عیال ہیں اور اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے پیارا اس کے عیال کو زیادہ نفع پہنچانے والا ہے (حدیث)

خدا کے دوست ۔ خلقت کے نزدیک گونگے، بہرے، اندھے ہیں۔

زہد۔ امید کا کوتاہ کرنا ہے۔

حکیموں عالموں کے کلاموں کی بے عزتی نہ کرو کیونکہ ان کے کلام دوا اور خدا کے الہام کے ثمرہ ہیں۔

جبتک دُنیا کے ساتھ ہے آخرت سے نہیں ملیگا اور جبتک آخرت کیساتھ ہے مولیٰ سے نہیں ملے گا۔

مومن مال سے زاد راہ بناتا ہے کافر تمتع حاصل کرتا ہے۔

جاہل دنیا میں خوش ہوتا ہے عالم اس میں غمناک رہتا ہے۔

جاہل تقدیر سے مناظرہ و جھگڑا کرتا ہے عالم اس کے موافق اور راضی رہتا ہے۔

حیات ابدی۔ خدا کا ذکر کرنے والا ہمیشہ زندہ رہتا ہے۔

تمام نیکی دو باتوں میں ہے ایک خدا کے امر کی تعظیم۔ دوسرے خلقت پر شفقت کرنے میں۔

تقویٰ دوا ہے اور اس کا چھوڑ دینا بیماری توبہ دوا ہے اور گناہ بیماری۔

موت کو ہمیشہ یاد رکھو مصیبت اور آفات آسان ہو جاتی ہیں۔

جسم دُنیا کے ساتھ دل آخرت کے ساتھ سر مولیٰ کے ساتھ چاہیے۔ (ماخوذ از فتح الربانی)

آداب فقرا

فقر

فَاءُ الْفَقِیْرِ فَنَاءُہٗ فِیْ ذَاتِہٖ وَفَرَاغُہٗ فِیْ نَعْتِہٖ وَصِفَاتِہٖ

فائے فقیر سے اللہ تعالیٰ کی ذات میں فنا ہو جانا اور اپنی ذات و صفات سے فارغ ہو جانا مراد ہے

وَالْقَافُ قُوَّۃُ قَلْبِہٖ بِحَبِیْبِہٖ وَقِیَامُہٗ لِلّٰہِ فِیْ مَرْضَاتِہٖ

اور قاف فقیر سے یادِ حبیب سے دل کو قوت دینا اور ہمیشہ اسکی رضا پر قائم رہنا مراد ہے۔

وَالْیَاءُ یَرْجُوْا رَبَّہٗ وَیَخَافُہٗ وَیَقُوْمُ بِالتَّقْوٰی بِحَقِّ تُقَاتِہٖ

اور یائے فقیر سے یہ ہے یعنی اس کی رحمت کا امیدوار رہنا اور اس سے ڈرتے رہنا پرہیزگاری پر جیسا کہ اس کا حق ہے قائم رہنا مراد ہے۔

وَالرَّاءُ رِقَّۃُ قَلْبِہٖ وَصَفَائُہٗ وَرُجُوْعُہٗ لِلّٰہِ عَنْ شَہَوَاتِہٖ

اور رائے فقیر سے رقت قلب اور اس کی صفائی اور اپنی خواہشوں سے منہ موڑ کر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع ہو جانا مراد ہے۔

فقیر کو صفات ذیل سے موصوف ہونا ضروری ہے یعنی ہمیشہ ذکر و فکر میں رہے کسی سے نہ جھگڑے اور اگر جھگڑے تو عمدہ طریق پر اور جب حق معلوم ہو جائے تو فوراً اس پر قائم ہو جائے اور جھگڑا چھوڑ دے حق ہے حق کا طالب رہے۔ راستی۔ راستبازی اس کا شیوہ ہو۔ سینہ کو وسیع اور نفس کو نہایت ذلیل رکھے۔ آواز سے ہرگز نہ ہنسے جو بات اسکو معلوم نہ ہو اسے دریافت کرے۔ غافل کو نصیحت کرے جاہل کو علم سکھائے۔ اگر کسی سے کچھ ایذا بھی پہونچے تو اسکو ایذا نہ دے۔ لایعنی و فضول باتوں سے دور رہے۔ محرمات سے بچے۔ شبہات میں نہ پڑے۔ غریب کا معین اور یتیم کا مددگار رہے چہرہ پر خوشی و دل میں فکر و غم رکھے۔ فقر میں خوشنود و یاد حق میں غم آلود رہے۔ کسی کا افشار راز نہ کرے ہر ایک کو فائدہ پہونچائے۔ ذی اخلاق۔ حلیم۔ صابر و شاکر ہو کسی سے بغض نہ رکھے۔ کسی کی غیبت و چغلی نہ کرے کسی کو برا نہ کہے۔ کسی کو کچھ عیب نہ لگائے۔ بڑوں کی عزت اور چھوٹوں پر شفقت کرے غربا کو مجلس میں بٹھائے مساکین کو کھانا کھلائے۔ ہمسایوں کو راحت پہونچائے۔ امانت کو محفوظ رکھے خیانت سے دور رہے اگر کوئی جہالت سے پیش آئے اسکے ساتھ حلم و بردباری سے کام لے۔ ایذا پر صبر کرے مگر ناحق پر خاموش ہو کر حق کا خون بھی نہ کرے۔ کم بولے۔ نمازیں زیادہ پڑھے روزے

نمبر	نام ذکر	تاثیر	تعداد	وقت	دعا	طریقہ
	اثبات				لا الٰہ الا اللہ	بمقام روح لاکر الہ کہہ کر دماغ سے نکالے اور الا اللہ کی ضرب دل پر لگائے اور جب سانس چھوڑے تو محمد رسول اللہ کہے یک ضربی میں دوزانو بیٹھے اور سہ ضربی و چارضربی میں چار زانو بیٹھے۔ ایک سانس میں اول روز تین مرتبہ پھر بڑھاتا جائے۔
۳	اسم ذات یک ضربی و دوضربی و سہ ضربی	تصفیہ قلب	بے تعداد	سب	اللہ	ایک ضربی میں دل پر دوضربی میں اول مقام روح پر پھر دل پر سہ ضربی میں اول ضرب زانوئے راست پر دوسری زانوئے چپ پر تیسری ضرب دل پر چہار ضربی میں ضرب اول زانوئے راست ضرب دوم زانوئے چپ ضرب سوم پر مقام روح ضرب چہارم دل پر لگائے یک ضربی و دوضربی میں دوزانو بیٹھے اور سہ ضربی و چہار ضربی میں چارزانو بیٹھے۔
۴	شغل برزخ اکبر	مشاہدہ	〃	روزو شب		قبلہ رخ بدلجمعی تمام دوزانو بیٹھے اور ایک آنکھ بند کرکے نظر ہوا میں دوڑائے اور یہ تصور کرے کہ نور الٰہی ایک ستارہ کیطرح درخشاں ہے پلک نہ جھپکائے اور خالی الذہن رہے ابتدا میں دردسر۔ درد چشم کی شکایت ہوگی آنکھ سے پانی بہیگا پھر موقوف ہو جائیگا اور عجائب و غرائب مشاہدہ میں آئیں گے۔
۵	وردِ قادریہ	مشاہدہ و جملہ کمالات باطنیہ	〃	〃		آنکھ بند کرکے زبان تالو پر لگا کر اللہ سمیع اور سینہ سے

نمبر	نام ذکر	تاثیر	تعداد	وقت	دعا	طریقہ
						اَللّٰہُ بَصِیْرٌ کا الکر دماغ تک لائے اور اسم اللہ دماغ سے اَللّٰہُ عَلِیْمٌ کا اٹھا کر عرش تک لیجائے پھر اَللّٰہُ عَلِیْمٌ عرش سے دماغ تک اَللّٰہُ بَصِیْرٌ دماغ سے سینہ تک اَللّٰہُ سَمِیْعٌ سینہ سے ناف تک پھر ناف سے شروع کرے۔ بعض لوگ اَللّٰہُ قَدِیْرٌ بھی پڑھاتے ہیں جو آسمان چہارم تک لیجاتے ہیں۔

طریقہائے مراقبات

نمبر	نام	قرأت	طریقہ
۱	مراقبہ فنا۔ مراقبہ توحید۔	اول اعوذ باللہ و بسم اللہ بعدہٗ اللہ حاضری اللہ ناظری اللہ معی تین بار	دوزانو بیٹھ کر بیٹھے اور پھر خاموش سر جھکا کر فکر و تصور کرے کہ سوائے خدا کے کوئی کہیں نہیں ہے اور جملہ خیالات ماسوائے اللہ کے بھولجائے یہانتک کہ خود بیخبر و گم ہو جائے
۲	مراقبہ (برائے انتشار خیالات)	اللہ	جس شخص کا دل باتیں بہت کرتا ہو اس کا علاج یہی مراقبہ ہے کہ ہر وقت لفظ اللہ کے ساتھ مراقب ہے یعنی قلب میں تصور رکھے۔
۳	مراقبہ (برائے خطرات)	اسمائے صفات مثل رحمٰن و غفور یا جو اسم مناسب سمجھے یعنی ضد خطرہ ہو۔	جیسا خطرہ ہو اس کی ضد میں جو اسم صفت باری تعالےٰ کا ہو اس کا تصور دماغ میں کرے۔

نمبر	نام	قرأت	طریقہ
۴	مراقبہ (برائے پریشان نظری)	کچھ پڑھنا نہیں	جس سالک کی نظر قابو میں نہ ہو اور منتشر رہتی ہو وہ اپنے مرشد کی صورت بغور دیکھتا رہے ایک دلچسپ عقیدہ کیساتھ اور اگر سامنے نہ ہو تو تصور کرے۔
۵	۔	الم یعلم بان اللہ یریٰ	اس تصور میں یہ ہے کہ خدا کو گویا دیکھ رہا ہے گر یہ بالکل مبتدی کی سمجھ سے باہر ہے تبرکاً اس آیت کو پڑھ لیا کرے
۶	مراقبہ معیت	وھو معکم اینما کنتم	اس تصور میں مستغرق رہے کہ خدا ہر جگہ خلا و ملا میں اس کیساتھ ہے
۷	مراقبہ قربیت	نحن اقرب الیہ من حبل الورید۔	یہ تصور کرے کہ خدا مجھ سے بھی بڑھ کر میرے قریب ہے اور اس تصور میں محو رہے۔
۸	مراقبہ وحدت ہمہ اوست	ھو الاول ھو الاخر ھو الظاھر ھو الباطن	اس کے مفہوم کا تصور کرے اور اسی میں محو و مستغرق ہو جائے۔
۹	مراقبہ	اللہ نور السموات والارض۔	اس مراقبہ میں یہ تصور کرے کہ زمین سے آسمان تک خدا ہی کا نور محیط ہے اور تمام مراقبوں کی نشست وغیرہ ایک ہی ہے۔
۱۰	مراقبہ فنا	کل من علیہا فان ویبقیٰ وجہ ربک ذوالجلال والاکرام	جملہ مخلوقات و کائنات کو فنا تصور کرے اور ذات خدا کو باقی۔ اسی حالت میں محو و مستغرق رہے۔
۱۱	مراقبہ نظری	پڑھنا کچھ نہیں	آنکھ کھول کر ہوا میں نظر تیز کرے اور بڑھاتا رہے یہ خیال کرے کہ نور کا مشاہدہ کرتا ہے پلک نہ جھپکائے آنکھ میں حرارت پیدا ہو کر تمام جسم میں آتش بھڑک اٹھیگی اور

نمبر	نام	قرات	طریقہ
			مشاہدہ انوار و تجلیات ہوگا۔
۱۲	مراقبہ (انوار)	پڑھنا کچھ نہیں	ایک تنگ و تاریک حجرہ میں چاروں طرف سے بند کرکے آنکھ کھولکر غور سے دیکھے اور جلوہ حق کی تلاش کرے کامیاب ہوگا
۱۳	مراقبہ (السافی)	وجاء الحق وزهق الباطل	یہ تصور کرے کہ میں نہیں ہوں وہی ذات باری ہے
	مراقبہ (جزوکل)		یہ تصور کرے کہ باوجود باری تعالیٰ ایک بحر ذخار کی کنارہ ہے اس میں ایک قطرہ میں بھی ہوں اسی تصور میں غرق ہوجائے

اولیائے معاصرین

حضرت شیخ ابوالنجیب عبدالقادر سہروردی ملقب بضیاء الدین بن عبداللہ بن محمد بن عمویہ واسمہ عبداللہ بن سعد بن الحسین بن قاسم بن النظر بن قاسم بن النظر بن عبدالرحمٰن بن قاسم بن محمد بن ابی بکر الصدیق رضی اللہ عنہ[1]

ولادت | صفر ۴۹۰ھ میں بمقام سہرورد پیدا ہوئے[2]

تعلیم و تربیت | ابتدائے شباب میں سہرورد سے بغداد آکر سکونت پذیر ہوئے اور مدرسہ نظامیہ میں داخل ہوکے علوم ظاہری سے فراغت پائی۔ امام اسعد میہنی متوفی ۵۲۷ھ مدرس اعلیٰ مدرسہ نظامیہ سے فقہ۔ اصول فقہ۔ علم کلام اور علامہ ابوالحسن فصیحی النحوی متوفی ۵۱۱ھ سے علوم ادبیہ کی تحصیل کی امام بیہقی، علامہ خطیب بغدادی اور امام قشیری المحدث الصوفی کی ایک ایک واسطے سے روایتیں سنیں۔ اسکندریہ جاکر شیخ الحدیث سے معہ

---

[1] وفیات الاعیان لابن خلکان صفحہ ۳۲۹ھ [2] طبقات کبری لامام السبکی مطبوعہ مصر جلد ۴ صفحہ ۲۵۶

علامہ زین الدین ابو محمد روزبہان شیرازی متوفی ۶۰۶ھ سے صحیح بخاری کی سماعت کی اور سند خلافت حاصل کی[۱] غرضکہ آپ علامہ اجل اور متبحر فاضل ہو کر ہم عصروں میں ممتاز و شہرہ آفاق ہو گئے۔

سوانحات | حضرت شیخ کا دل و دماغ فطرتی صوفیانہ تھا اور خاندانی ورثہ کے ساتھ ہی آپ کے چچا حضرت شیخ وجیہ الدین ابو حفص عمر السہروردی کی تعلیم اور روحانی تربیت نے درویشی اور علم باطنی کی تحصیل کی تکمیل کی طرف متوجہ کر دیا[۲]۔ درس و تدریس چھوڑ درویشوں کی صحبت اور خلوت گزینی و گوشہ نشینی اختیار کی اور مجاہدات و ریاضات میں مصروف ہو گئے[۳]۔ مرشد طریقت آپ کے عم محترم شیخ وجیہ الدین تھے مگر شیخ الطریقہ امام الفتوح احمد غزالی سے علم تصوف اخذ کیا اور سلوک کی منزلیں طے کیں[۴] پھر قطب العراق شیخ حماد بن مسلم الدباس کی صحبت میں رہے اور یہیں فتح باب کشود کار حاصل کیا[۵] اور آخر میں اپنے پیر بھائی قطب ربانی شیخ محی الدین عبد القادر جیلانی سے خرقہ تبرک حاصل کیا[۶]۔

ولبس خرقة التبرك الشيخ ضياء الدين ابو النجيب عبد القاهر من قطب العالم محي الحق والدين عبد القادر رض[۷]۔

زمانہ سلوک میں سخت ریاضتیں اور مجاہدات کئے اس زمانہ میں سامان معیشت یہ تھا کہ اپنی اور احباب درویشوں کی قوت لایموت کے لئے پیشہ سقائی سے دو چار پیسے کما لیا کرتے تھے[۸]۔ جب آپ سلوک کے مدارج کی تکمیل کر چکے تو شیوخ طریقت

---

۱ نفحات الانس ملا جامی صفحہ ۲۸۰ — ۲ مناقب الاصفیا — ۳ ابن خلکان

۴ عوارف صفحہ ۳۸ — ۵ بہجۃ الاسرار للعلامۃ الشطنوفی صفحہ ۱۴۴ — ۶ قلائد الجواہر

۷ خزانہ جلالیہ — ۸ طبقات امام سبکی جلد ۴ صفحہ ۲۵۶-۱۲

کے حسب الامر مخلوق کی ہدایت کی طرف متوجہ ہوئے - علم وفضل اور کمالات تصرفات کا غلغلہ بلند ہوا - مریدین وطالبین کا ہجوم ہونے لگا - شیخ کی مختصر رباط نے ایک وسیع خانقاہ کی صورت اختیار کی اور اسی سے متصل شیخ نے ایک مدرسہ کی بنا ڈالی - ایک طرف درس وتدریس، فتوی، فرائض اور وعظ وپند کی مجالس منعقد ہوتی تھی اور دوسری طرف درویشانہ تعلیم وتلقین اور سالکان طریقت کے ذکر وفکر ومراقبات کے حلقے کئے جاتے تھے - فقرا اربعین خانوں میں بٹھائے جاتے تھے اور ان سے طرح طرح کی ریاضتیں کرائی جاتی تھیں [1]

خدا نے حضرت شیخ کی ذات سے علم ظاہر وباطن دونوں کی اشاعت کی جس سے تمام عراق عرب وعجم میں آپ کا شہرہ تھا جس سے آپ مجلس افتا کے صدر نشین تسلیم کئے گئے اور مفتی العراقین کے لقب سے مشہور ومعروف ہوئے [2]

وسط محرم ۵۴۵ھ میں آپ دار العلوم نظامیہ کے مدرس اعلیٰ اور پرنسپل مقرر ہوئے اور سلطان مسعود تاجدار سلجوقی کی درخواست اور المقتفی لامر اللہ عباسی خلیفہ کی خواہش سے آپ نے عہدہ تدریس وتولیت مدرسہ نظامیہ قبول فرمایا ۵۴۷ھ میں آپ مستعفی ہوگئے اور اپنے خاص مدرسہ کی طرف توجہ کی"

تلامذہ آپ کے تلامذہ میں سے امام فخر الدین - ابو علی واسطی - قاضی ابو الفتوح تکریتی علامہ کمال الدین ابن الانباری علامہ ابن العبیدی وغیرہ سے فقہ وحدیث کے بڑے بڑے فقہا ومحدثین اس کثرت سے تھے جن میں سے اکثر شیخ الاسلام امام تاج الدین سبکی نے طبقات کی جلد ۴ - ۵ میں ذکر کیا ہے -

---

[1] بہجۃ الاسرار [2] مرآۃ الجنان ۱۲

خلفاء طریقت | برادرزادہ حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر بن محمد البکری سہروردی خواجہ ولی تراش ابوالجناب شیخ نجم الدین کبریٰ۔ حضرت شیخ عمار بن یاسر الاندلسی۔ حضرت شیخ روزبہان کبیر مصری۔ خواجہ اسمٰعیل قصری۔ شیخ عبداللہ بن مطر الرومی۔ شیخ جمال الحق والدین عبدالصمد الزنجانی۔ شیخ ابوالرشید اُبہری سے یگانہ زمانہ آپ کے مریدین و خلفائے عظام سے تھے "

سلاسل | سہروردیہ۔ شہابیہ۔ کبرویہ۔ فردوسیہ۔ موسویہ۔ جلالیہ۔ بخاریہ۔ صفویہ۔ خلوتیہ۔ شطاریہ۔ ابراہیمیہ۔ رسول شاہیہ۔ سداسہاگیہ وغیرہ سب سلسلے حضرت شیخ ابوالنجیب رحمتہ اللہ علیہ کے دامن سے وابستہ ہیں[1]

مشاہیر مشائخ سہروردیہ | حضرت شاہ بہاء الدین زکریا ملتانی۔ حضرت سید نورالدین مبارک غزنوی۔ حضرت شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی۔ مولانا فخرالدین عراقی۔ حضرت امیر حسینی مولانا مغربی۔ حضرت خواجہ فریدالدین عطار۔ مولانا شمس الدین تبریزی مولانا جلال الدین رومی (صاحب مثنوی) حضرت مخدوم جلال الدین بخاری۔ حضرت شیخ علاء الدین سمنانی۔ حضرت سید علی ہمدانی۔ حضرت عبدالرزاق کاشی۔ حضرت خواجہ نجیب الدین فردوسی۔ حضرت شیخ شرف الدین احمد بن یحییٰ منیری بہاری وغیرہ نجیبیہ سہروردی سلسلہ کے مشائخ اعلام سے ہیں۔

سیاسی زندگی | ملکی معاملات میں بھی شیخ خاص حیثیت رکھتے تھے خلیفہ مسترشد باللہ کی وفات کے بعد جب الراشد باللہ ابوجعفر منصور عباسی کی تخت نشینی ہوئی تو جن بزرگوں نے خلیفہ مذکور کی بیعت کی ان میں ابوالنجیب کا نام نامی بھی تھا۔ وبایع لہ الشیخ ابوالنجیب و

[1] تذکرہ حضرت ابوالنجیب سہروردی۔ مرتبہ جناب مولانا مولوی حسن میاں صاحب پھلواروی۔ ۱۲

وعظه وبالغ فى المواعظة۔[51]

آپ کے حالات میں امام عبدالوہاب شعرانی فرماتے ہیں وکان رضی اللہ عنہ یتطلبس ویلبس لباس العلماء ویرکب البغلة وترفع الغاشیة بین یدیه انعقد علیه اجماع المشائخ والعلماء بالاحترام۔[52]

غرضکہ شیخ ابوالنجیب ظاہری وباطنی علم وفضل میں شہرہ آفاق تھے آپکا سلسلۂ طریقہ دنیا میں بہت پھیلا اور یہ خصوصیت رہی کہ اجلہ مشائخین اس سلسلہ میں گذرے ایسے کسی اور سلسلہ میں نہیں گذرے۔

۷۲ سال کی عمر میں ۱۷ رجمادی الثانی ۵۶۳ھ یوم جمعہ کو بغداد میں انتقال کیا۔[53] مدرسہ شاملی میں نزد دجلہ دفن ہوئے مزار زیارت گاہ ہے۔

حضرت شیخ الشیوخ شہاب الدین ابوحفص عمر شافعی سہروردی بن محمد البکری، بن عبداللہ بن محمد عمویہ بن سعد بن حسین بن قاسم بن نطر بن محمد نطر بن عبدالرحمان بن امام قاسم بن حضرت ابی بکر صدیق رضی اللہ عنہ۔[54]

ولادت ۵۳۹ھ میں ہوئی آپ بڑے صالح پرہیزگار عابد و مرتاض تھے۔ کان فقیهاً شافعی المذهب شیخا صالحا ورعا کثیر الاجتهاد فی العبادة والریاضة۔[55]

اپنے چچا حضرت شیخ ابوالنجیب سہروردی کے مرید و خلیفہ تھے جن کی صحبت میں رہکر تصوف اور وعظ کو حاصل کیا۔ اور حضرت شیخ ابو محمد عبدالقادر جیلانی کی خدمت صحبت سے مشرف ہوئے۔

---

[51] تاریخ کامل مطبوعہ مصر جلد ۱۱ صفحہ ۱۲ [52] طبقات الکبریٰ صفحہ ۱۳۹ [53] تذکرہ حضرت ابوالنجیب سہروردی
[54] ابن خلکان صفحہ ۵۲۹ - ۱۲ [55] طبقات الکبریٰ صفحہ ۱۳۹

غوث الاعظم شیخ الشیوخ کے متعلق فرمایا کرتے تھے یا عمر انت الاخر المشهورین بالعراق ایک زمانہ تک جزیرہ عبادان میں رہے اور بصرہ میں شیخ ابو محمد بن عبد اللہ اور بہت سے مشائخ طریقت سے مستفیض ہوئے۔ فقہ وعلم اخلاق و آداب وغیرہ میں بڑے ماہر تھے۔ برسوں لوگوں کو وعظ سناتے رہے۔ بغداد میں شیخ الشیوخ مشہور تھے اور لوگ نزدیک و دور سے آپکے پاس آتے اور فتاوی مسائل طریقت لیجاتے۔ وعظ میں لوگوں پر بڑا اثر ہوتا اور آپکے پاس آنے جانیوالے جو خلوت اور مراقبہ میں بیٹھتے تو انکی حالت بدلجاتی آپنے اکثر حج کئے شیخ مصلح الدین سعدی شیرازی اور حضرت بہاء الدین زکریا ملتانی۔ شیخ حمید ناگوری وغیرہ بڑے بڑے شیوخ آپ کے مرید تھے۔ بعمر ۹۳ سال غرہ محرم الحرام ۶۳۲ھ میں بمقام بغداد وفات پائی۔

عوارف المعارف۔ اعلام الهدا۔ ادلة الاعیان والبرہان وغیرہ تصنیف سے ہیں۔[۵]

اولاد امجاد حضرت غوث پاک

نمبر شمار	نام	ولادت	وفات	مقام مزار
۱	حضرت سیف الدین سید عبد الوہاب	شعبان ۵۲۳ھ	۲۵ شوال ۵۹۳ھ	بغداد
۲	حضرت شرف الدین عیسی محدث		۱۲ رمضان ۵۷۳ھ	.
۳	حضرت شمس الدین سید عبد العزیز	۲۸ شوال ۵۳۲ھ	۲۸ ربیع الاول ۶۰۲ھ	جبال
۴	حضرت سراج الدین ابو الفرج سید عبد الجبار	.	۱۹ ذوالحجہ ۵۷۵ھ	بغداد
۵	حضرت تاج الدین سید عبد الرزاق خلیفہ غوث پاک رح	ذیقعد ۵۲۷ھ	۶ شوال ۶۰۳ھ	بغداد
۶	حضرت ابو اسحاق سید ابراہیم		۲۵ ذیقعد ۶۳۳ھ	واسط
۷	حضرت ابو الفضل سید محمد	.	۲۷ رمضان ۶۰۰ھ	حلبہ
۸	حضرت ابو عبد الرحمن سید عبد اللہ	۵۰۸ھ	۲۷ صفر ۵۸۷ھ	.
۹	حضرت ابو زکریا سید یحیی	۲ ربیع الاول ۵۵۰ھ	۴ شعبان ۶۰۰ھ	بغداد
۱۰	حضرت ضیاء الدین ابو نصر سید موسی	ربیع الاول ۵۳۵ھ	غرہ جمادی الآخر ۶۱۸ھ	دمشق

[۱] تذکرہ ہفت اقلیم از احمد رازی [۵] بہجۃ الاسرار از شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی - ۱۲

ذکر پسرگان حضرت غوث اعظم رح

امام ابو المنصور عبد السلام بن سید عبد الوہاب ۲۰ ذی الحجہ ۵۴۹ھ کو وفات پائی۔

شیخ ابو الفتح سلیمان بن سید عبد الوہاب ۶۳۶ھ کو وفات پائی۔

شیخ ابو القاسم عبد الرحیم بن سید عبد الرزاق ۶۰۲ھ کو وفات پائی۔

شیخ ابو اسمٰعیل بن سید عبد الرزاق عراقی ۶۳۴ھ میں وصال ہوا۔

سید عبد اللہ محمد بن سید عبد العزیز ۶۳۶ھ میں انتقال ہوا

شیخ ابو الفتح سلیمان بن سید عبد الوہاب صاحب سلسلہ تھے ۱۸ ربیع الاول میں وصال ہوا۔ بغداد میں مزار ہے۔

شیخ محی الدین ابو عبد اللہ بن شیخ ابو صالح ۶۵۶ھ میں وصال ہوا

سید سیف الدین ابو بکر یحییٰ بن سید ابو صالح ۶۵۶ھ میں انتقال ہوا۔

سید محی الدین ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حامد بغدادی

مورث سید عبد الرزاق ۶۵۶ھ میں شہید ہوئے۔

خلفائے غوث پاک رح

۱۔ شاہ ابو عمر قریشی بن مرزوق ۵۶۴ھ میں وصال ہوا۔ مصر میں دفن ہوئے۔

۲۔ شیخ قضیب البان موصلی ۵۷۰ھ میں وصال ہوا۔ موصل میں مزار ہے۔

۳۔ شیخ احمد بن مبارک ۵۷۲ھ میں انتقال ہوا بغداد میں مزار ہے۔

۴۔ شیخ ابو سعید قیلوی ۵۵۷ھ میں وفات پائی۔

۵۔ شیخ علاقہ ۵۷۲ھ میں وفات ہوئی۔ بغداد میں مزار ہے۔

۶۔ شیخ عمر صیرفی ۵۸۰ھ میں انتقال ہوا۔

۷۔ شیخ محمد ردانی ۵۷۶ھ میں وفات پائی۔

۸۔ شیخ ابو سعد بن شبلی ۵۷۹ھ میں انتقال ہوا۔

۹۔ شیخ حیات ۵۸۲ھ میں انتقال ہوا۔

۱۰۔ موفق الدین المقدسی ۶۲۲ھ میں انتقال ہوا۔

۱۱۔ سید احمد رفاعی ۲۲ جمادی الثانی ۵۷۲ھ۔

۱۲۔ شیخ شمس الدین علی حداد بن عمر بغدادی

۱۳۔ شیخ الشیوخ شہاب الدین عمر سہروردی ۶۳۲ھ

مشائخ قادریہ

حضرت سید شاہ شرف الدین قتال ۲۱ رمضان ۶۲۰ھ کو بخارا میں پیدا ہوئے شاہ عبدالرزاق بغدادی کے خلیفہ تھے۔ ۱۶ شعبان ۷۱۱ھ بروز دوشنبہ وفات پائی۔

حضرت سید شاہ عبدالوہاب اصفہانی حضرت قتال کے خلیفہ تھے ۱۰ شعبان ۷۹۹ھ کو وفات پائی۔

حضرت سید شاہ بہاالدین قندہاری سید عبدالوہاب سے کرشک (مقام) میں خلافت حاصل کی بروز جمعہ ۱۸ رمضان ۸۰۲ھ کو وصال ہوا۔ مزار قلعہ بمبئی میں ہے۔

جناب سید شاہ گدا رحمان قادری ۱۱ رجب ۸۱۲ھ کو پیدا ہوئے سید شاہ شمس الدین جو سید شاہ عقیل کے خلیفہ تھے ان سے خلافت حاصل کی ۱۴ جمادی الاول ۸۹۸ھ کو کشمیر میں انتقال ہوا۔

جناب سید عبدالقادر ثانی بن سید محمد جلبی گیلانی اپنے وقت کے امام طریقت و مقتدائے حقیقت تھے علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل اپنے باپ سے کی آپ کی کشف و کرامت میں یہ بات درجہ خاص اکثر تھی کہ کافر یا فاسق آپکے پاس آتا تو اس کی اصلاح حال ہو جاتی۔ ۱۸ ربیع الاول ۹۲۰ھ کو وصال ہوا۔ مزار روم میں ہے۔

جناب سید میر ابراہیم حسینی اوچی مرید شیخ بہاالدین قادری کے تھے علوم ظاہری و

باطنی سے واقف تھے شغل درس و تدریس تھا سنہ ۹۱۶ھ میں وصال ہوا۔

جناب شیخ بہاالدین جلیبدی قادری سنہ ۹۲۱ھ میں انتقال ہوا شیخ احمد [illegible] آپ کے خلیفہ تھے۔

جناب سید محمد غوث گیلانی بن سید شمس الدین نبیرہ محبوب سبحانی بغداد سے آکر اُچ مقیم ہوئے ہیں سنہ ۹۲۲ھ میں وصال ہوا۔

سید بہاالدین گیلانی معروف بہاول سیر قلندر بن سید محمود لبغدادی ثم بدایونی ۱۵ رشوال سنہ ۹۷۳ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت مخدوم جی قادری بدایونی قائم اللیل تھے سنہ ۹۷۳ھ میں وصال ہوا۔

سیّد حامد گنج بن سیّد عبدالرزاق بن سیّد عبدالقادر ثانی گیلانی قادری شریعت و طریقت کے جامع تھے بادشاہ وقت آستانہ بوسی کو حاضر ہوتا تھا سید شیر شاہ ملتانی اور شیخ داؤد کرمانی آپ کے خلفات تھے سنہ ۹۷۸ھ وفات پائی۔

سیّد مبارک حقانی بن سید محمد حلبی گیلانی سلسلہ قادریہ میں یہ بڑے بزرگ تھے ریاضت و مجاہدہ بڑھا ہوا تھا آبادی چھوڑ کر جنگل جابسا یا تھا سنہ ۹۵۶ھ میں وفات پائی۔

سیّد محمد غوث بالاپیر بن سید زین العابدین بن سید عبدالقادر ثانی گیلانی اپنے دادا کے مرید و خلیفہ تھے ۵ رشوال سنہ ۹۵۶ھ میں انتقال ہوا مزار سکھر میں ہے۔

سیّد مبارک حقانی بن سید محمد حلبی گیلانی سلسلہ قادریہ کے شیخ وقت تھے ریاضت و مجاہدہ بڑھا ہوا تھا سنہ ۹۵۶ھ میں وصال ہوا۔

شیخ علاؤالدین علی بن حسام الدین عبدالملک بن قاضی خان متقی قادری شاذلی مدنی چشتی جونپوری آپ سنہ ۸۸۵ھ میں برہان میں پیدا ہوئے۔

شیخ عبدالحکیم بن شاہ باجن سے خرقہ خلافت سلسلہ چشتیہ پہنا۔ ملتان جاکر شیخ حسام الدین متقی سے تفسیر بیضاوی اور عین العلم پڑھی اور ان کی صحبت میں رہ کر نہایت متقی اور پرہیزگار ہوگئے۔ پھر مکہ شریف جاکر شیخ عبدالحسن بکری اور ابن حجر عسقلانی سے شرف تلمذ حاصل کیا۔ شیخ محمد بن محمد سخاوی سے خرقہ خلافت طریقہ قادریہ و شاذلیہ سے مشرف ہوئے آپ نے مکہ میں علوم باطنی وظاہری سے بہت فائدہ پہونچایا ۹۷۵ھ میں وصال ہوا۔

شیخ ابواسحاق قادری لاہوری۔ آپ خلیفہ شیخ داؤد کرمانی چوبنی وال کے تھے مجاہدہ و تقویٰ میں شہرہ آفاق تھے ۹۹۵ھ میں انتقال ہوا۔

سید میر میراں بن سید مبارک لاہوری ۹۸۶ھ میں وصال ہوا۔

حضرت سید الہ بخش گیلانی قادری آپ اولاد سے سید عبدالقادر ثانی کے تھے ۹۹۴ھ میں وفات ہوئی مزار لاہور میں ہے۔

شیخ عبدالوہاب متقی قادری شاذلی الحسنی المدنی مرید شیخ علی بن حسام الدین متقی کے تھے ۱۰۰۱ھ میں انتقال ہوا مزار برہان پور میں ہے۔

سید عبدالوہاب بہاکری بن عبدالرزاق بہاکری جامع کمالات صوری و معنوی تھے ۹۹۸ھ میں وفات پائی۔

سید میر ابراہیم حسینی اوچی مرید شیخ بہاالدین قادری کے تھے وفات ۹۲۰ھ میں ہوئی۔

حاجی شیخ محمد حسن قادری جون پوری شیخ عبدالوہاب قادری کے مرید تھے ۲۷ رجب ۹۴۴ھ کو انتقال ہوا دہلی میں مزار ہے۔

حضرت شیخ ابو اسحاق قادری لاہوری شیخ داؤد کرمانی چوفی والے کے خلیفہ تھے علوم ظاہری و باطنی میں یگانہ زمانہ اور ریاضت اور مجاہدہ میں مشہور آفاق صائم الدہر اور قائم اللیل تھے والی کرمان ابو المعالی آپ کا معتقد خاص تھا۔ ۹۸۵ھ میں وفات پائی محلہ پیر عزیز نیرنگ میں مزار ہے۔

حضرت سید فقیر اللہ نبیرہ حضرت امیر کبیر سید حمید الدین قدس سرہ محمد آبادی (اعظم گڈھ) و ابن بنت حضرت شاہ ولی سکندرپوری ابن شاہ معروف ابن عبد اللہ بن شاہ جنید قادری غازی پوری متوفی ۹۹۹ھ میں وفات پائی۔

سید شاہ فیصل قادری احراری بعہد سلطنت سکندر لودی سندھ میں پیدا ہوئے شاہ گدا رحمن ثانی قندھاری سے بیعت کی ۱۷ محرم ۹۹۹ھ میں وفات ہوئی۔

سید شاہ کمال کیتھلی خلف شاہ فضیل اپنے والد سے سرہند میں خلافت پائی۔ ۱۹ جمادی الآخر ۹۸۱ھ کو بعمر ۸۰ سال وفات پائی قصبہ کیتھل ضلع ملتان میں مزار ہے۔

سید شاہ سکندر نبیرہ سید کمال اپنے جد امجد سے سرہند میں خلافت پائی۔ ۲۷ رجب ۱۰۳۳ھ میں انتقال ہوا مزار صحرائے ملتان میں ہے۔

حاجی مصطفیٰ سرہندی صاحب زہد و تقویٰ تھے ۱۴ صفر ۱۰۳۹ھ ہجری میں انتقال ہوا۔

سید شیخ عبد اللہ اولاد غوث پاک سے تھے بغداد سے ہند آئے موضع ٹھب نواح دہلی میں سکونت اختیار کی ۱۰۳۷ھ میں انتقال ہوا۔

ملا حامد قادری علوم ظاہری و باطنی اور رموز طریقت اور حقیقت کے ماہر تھے

میاں میر کے مرید تھے ۱۰۴۲ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت شیخ محمد میر مشہور میاں میر بالا پیر فاروقی قادری لاہوری آپ مشائخ عظام سے تھے اور خلیفہ شیخ خضر سیوستانی قادری کے تھے ۲۷ ربیع الاول ۱۰۴۵ھ ہجری میں وصال ہوا مزار لاہور میں ہے۔

شیخ ناظر محمد حنفی قادری سید احمد بن رفیع الدین ابن سید جعفر شیرازی کے مرید تھے صاحب تقویٰ اور اصحاب وجد و حال تھے شاہ جہاں معتقد تھا۔ ۱۳ جمادی الثانی ۱۰۵۰ھ کو انتقال ہوا ڈرمنڈ روڈ محلہ گوکل پورہ آگرہ میں مزار ہے۔[1]

سید عبدالقادر بخاری گیلانی علم وفضل میں علمائے وقت آپ کی شاگردی پر فخر کرتے تھے۔ زہد و تقویٰ کی شہرت تھی ۱۰۵۰ھ میں وصال ہوا آگرہ میں مزار ہے۔

مولانا شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ علمائے وفضلائے عہد جہانگیری سے تھے۔ مرید جمال الدین ابوحسن موسی پاک شہید گیلانی خلف شیخ حامد گیلانی کے تھے صاحب تصانیف کثیرہ ہیں ۱۰۵۲ھ میں وفات ہوئی۔ شرح مشکوٰۃ اخبار الاخیار فتوح الغیب وغیرہ کتب یادگار ہیں۔

شیخ کبیر عرف بالا پیر بن شیخ قاسم قادری وطن چنار ضلع مرزاپور تھا شاہجہاں کے ہمعصر تھے قنوج کو مسکن قرار دے لیا تھا۔ صاحب ریاضت و مجاہدہ تھے ۱۰۵۴ھ میں انتقال ہوا۔ مقبرہ قنوج میں ہے اسی مقبرہ میں انکے لڑکے شیخ مہدی متوفی ۱۰۸۸ھ دفن ہوئے۔

مولانا شیخ محب اللہ فریدی فاروقی الہ آبادی فضلائے عہد سے تھے وطن

[1] مرقع اکبر آباد صفحہ ۲۷

سید پور تو اربع خیرآباد تھا۔ شیخ [illegible] کے مرید اور [illegible]
مرتبہ اجتہاد حاصل تھا۔ حقائق توحید میں اکثر رسائل لکھے شرح [illegible]
تسویہ یادگار ہے۔ ۹ رجب ۱۰۵۸ھ میں انتقال ہوا قاضی [illegible]
کبیر قنوجی میر سید محمد فیاض امروہی مرید و خلیفہ تھے۔

شیخ محمد صالح اکبرآبادی عالم علوم ظاہر و باطنی تھے۔ ۲۳ ذیقعدہ [illegible] کو وصال ہوا۔

حضرت سید رفیع الدین محدث صوفی۔ میر معین الدین صاحب تفسیر معینی کی اولاد سے تھے سلطان سکندر لودی آپ کا معتقد خاص تھا علم و فضل کی یگانہ روزگار ہستی تھے ۹۵۴ھ میں وفات ہوئی بالنی دروازہ آگرہ میں مزار ہے۔

مولانا میر سید محمد ابن حضرت سید ابوسعید گیلانی ولادت ۱۰۰۱ھ میں ہوئی۔ شیخ محمد یونس کڑوی سے تعلیم رسمی حاصل کی اور تکمیل مولانا عمر جاجموی سے کی اور بیعت ارادت حضرت مولانا شاہ جمال اوڈیا کوڑا جہاں آبادی سے تھی۔ قادریہ سہروردیہ۔ مداریہ سلسلہ کے شیخ تھے۔ بعد ازاں حضرت میر ابوالعلا احراری اکبرآبادی سے سلسلہ نقشبندیہ میں بیعت فرمائی۔ خلفا میں سے شیخ محمد افضل الہ آبادی۔ سید شاہ ضیا اللہ بلگرامی۔ شاہ کمال افسری تھے۔ ۲۹ شعبان ۱۰۷۱ھ میں وفات پائی خانقاہ کالپی میں ہے۔

شیخ نورالحق خلف شیخ عبدالحق محدث دہلوی آپ نے اپنے باپ سے تحصیل علوم کی اور انھیں کے نقش قدم پر چل کر تدریس اور تصنیف و تالیف میں مشغول رہے عہد شاہجہانی میں آگرہ کے قاضی مقرر ہوئے۔ صحیح بخاری کا فارسی زبان میں

ترجمہ کیا۔ علم وفضل کے ساتھ پابند طریقت تھے سنہ ۱۰۷۳ھ میں انتقال کیا۔

مولانا میر سید احمد ابن سید محمد قدس سرہٗ کالپوی ۱۶ سال کی عمر میں سجادۂ ارشاد پر متمکن ہوئے۔ تحصیل علوم ظاہری حضرت شیخ محمد افضل الہ آبادی سے کی۔ سید صفی اللہ بلگرامی آپ کی شان میں فرماتے ہیں۔

کالپی مکہ بلگرام یمن ای تو احمد منم اویس قرن

آپ کے خلیفہ سید شاہ لطف اللہ بلگرامی معروف شاہ لدھا (پیر علامہ آزاد بلگرامی) تھے عالم نوجوانی میں ۱۹ صفر سنہ ۱۰۸۴ھ روز پنجشنبہ کو وصال ہوا۔ مزار خانقاہ کالپی میں ہے۔

شیخ عیسیٰ ثانی عرف شیخا میاں بن مفتی علیم اللہ بن مفتی عبید اللہ الشہابی بن شیخ الشیوخ مخدوم شیخ عیسیٰ صوفی محدث چشتی [1]

ملا وجیہ الدین گوپاموی کے ارشد تلامذہ سے تھے علم وفضل میں کمال تھا۔ پرگنہ بیناور صوبہ مالوہ کے فوجدار اور دار الفتح اُجین کے منجانب عالمگیر محتسب رہے سرکار بغداد کے عاشق تھے۔ آپ کے والد مفتی علیم اللہ نواسہ قاضی صدر الدین ہرگامی (مورث اعلیٰ مولانا فضل حق خیرآبادی) علمائے اعلام سے تھے سنہ ۱۱۰۳ھ میں، مفتی صاحب کا وصال ہوا اُن کے بعد شیخ عیسیٰ فوت ہوئے۔

حضرت شیخ محمد افضل عباسی الہ آبادی مولانا نور الدین مداری جونپوری سے تلمذ تھا۔ اور حضرت میر سید محمد کالپوی کے مرید وخلیفہ تھے سنہ ۱۱۲۴ھ میں وصال ہوا۔ آپکی تصانیف تقریباً یکصد کے قریب ہیں کشف الاستار عن وجوہ الاشعار شرح الفصوص

۱؎ سوانحعمری خواجہ غریب نواز مطبوعہ مرتضائی پریس آگرہ ۲؎ تذکرۃ الانساب

علی دفق النصوص۔ شرح التسویہ وغیرہ مشہور ہیں۔

حضرت میر ابو الفتح قادری اولیا سے کشمیر ... نے ۱۱۱۱ھ میں انتقال ہوا۔

قاضی شہاب الدین بن شیخ محمد حسین بن شیخ ... بن قاضی احمد

عرف ملا ابن قاضی شہاب الدین اول بن علاء الدین بن قاضی ہاشم بن قاضی کبیر بن

خواجہ مبارک اولیا۔[1]

ملا عبد الرحیم (شاگرد ملا عبد الحکیم سیالکوٹی) سے علوم عقلیات و نقلیات کی تحصیل

کی عالم متبحر تھے۔ چار سو طلبا نے آپ سے درس نظامیہ کی تکمیل کی محب اللہ الہ آبادی

صدر پوری آپ کے نواسہ[2] تھے سنہ ۱۱۳۰ھ میں انتقال کیا۔ آپ کے خلف اکبر ملا

قطب الدین متوفی سنہ ۱۱۱۶ھ تھے۔ ہیئت و ہندسہ میں ید طولیٰ رکھتے تھے۔

در علوم معقول و منقول سرآمد روزگار بود[3]

قاضی شہاب الدین مخدوم شیخ سعد خیرآبادی کے خلیفہ[4] تھے۔

شیخ احمد بیگ نوشاہی مرید و شاگرد حضرت نوشاہ کے تھے ولی مادرزاد تھے

سنہ ۱۱۴۰ھ میں انتقال ہوا مزار سیالکوٹ میں ہے۔

حضرت شاہ خوب اللہ بن شاہ محمد امین برادر شاہ محمد افضل عباسی مرید و خلیفہ

شاہ محمد افضل عباسی کے تھے آپ کے تلامذہ میں سے مولانا امان اللہ بنارسی مفتی،

لکھنؤ۔ خواجہ عبد العزیز بسمل گورکھپوری مشہور تھے۔ آپ کی تصانیف اظہار حقیقت

اور کتاب اعلام الانام فی وفیات الاعلام ہے دوشنبہ جمادی الاول ۱۱۴۴ھ

میں وفات پائی۔

[1] تذکرہ صابر [2] تذکرۃ الانساب [3] مآثر الکرام [4] مرآۃ الاعلام فی ذکر علمائے کرام مرتبہ انتظام اللہ شہابی۔

حضرت شیخ خیر اللہ شاہ فاروقی بن شیخ عبد الوالی العمری مشائخین عہد سے تھے تمام عمر عبادت و ریاضت میں گذار دی بعمر ۷۰ سال ۱۱۴۵ھ میں وفات پائی۔

آں صاحب خیر و زہد و تقوے ... کہ بود بعمر خود ز امجاد

تا کہ چو ازیں جہاں سفر کرد ... در عین نماز و شغل و اوراد

ہاتف فرمود ایں مجاہد ... در عین صلوٰۃ جان بحق داد[۵۱]

اپنی مسجد میں دفن ہیں۔ (گوپامو)

حضرت مولانا محمد وارث رسول نما قادری غازی پوری بنارسی آپ کے والد بعہد عالمگیری بنارس کے قاضی تھے۔ آپ نے بیعت شاہ رفیع الدین سے کی ۱۱ ربیع الثانی ۱۱۶۶ھ میں وصال ہوا۔

حضرت شاہ محمد منعم قادری نقشبندی ابو العلائی خلف شمس الدین حقانی تحصیل علم دلی میں کیا شاہ خلیل الدین کے مرید تھے اور شاہ فرہاد سے تربیت پائی۔ پچاس برس تک مدرسہ دہلی میں تدریس علوم دیا و یاد حق میں مصروف رہے ۱۱۸۵ھ میں وصال ہوا۔ مزار عظیم آباد میں ہے۔

حضرت شاہ مجیب قادری پھلواری اپنے عم خواجہ عماد الدین کے زیر سایہ پرورش پائی۔ سن تمیز میں بنارس گئے اور حضرت رسول نما سے تحصیل علم کی اور خرقہ خلافت حاصل کیا۔ ۲۰ جمادی الثانی ۱۱۹۱ھ میں وصال ہوا۔

شاہ محمد وارث بن شیخ محمد سعید بن مولوی الہ داد بن مولوی الہ بخش (داماد شیخ عیسی محدث گوپاموی) ابن شیخ عبد الحئی عمری چشتی۔ مشائخین کرام سے تھے

[۵۱] مواقیت الفواتح للقاضی مجتبیٰ علی خاں بہادر خوشدل گوپاموی

سنہ ۱۱۸۵ھ میں وصال ہوا۔

او صاحب کرامت و خرق عادات بود[۱]

عارف پاک محمد وارث ۔ چونکہ در زیر زمین اسود

سال تاریخ وفاتش گفتم ۔ صاحب کشف و کرامت بود[۲]

ملا و باج الدین بن ملا قطب الدین اوہمی متوفی سنہ ۱۱۸۸ھ آپ کے معاصرین سے تھے[۳]۔ جو علوم فلسفہ کے بڑے ماہر تھے۔

مولوی مصطفےٰ علی خاں بن خیر الدین بن خیر اللہ شاہ بن شیخ عبد الوالی بن شیخ منور بن نعم اللہ بن شیخ عبد الحیٔ فاروقی چشتی قنوجی علوم مروجہ مولوی عبد الغنی بن محمد دائم الادہمی متوفی سنہ ۱۱۵۰ھ سے تحصیل کئے۔ آپ حضرت شیخ قدرت اللہ قادری کے مرید تھے۔ قاضی حلیم علی بن قاضی مبارک شارح سلم گوپاموی کی دختر نیک اختر سے عقد کیا اُن سے قاضی مجتبیٰ علی خاں چشتی قاضی القضات مدراس متخلص خوشدل متوفی سنہ ۱۲۳۴ھ پیدا ہوئے خوشدل کے ہی صاحبزادہ افضل العلما قاضی ارتضیٰ علیخاں بہادر متوفی سنہ ۱۲۷۰ھ تھے[۵]۔ مولوی مصطفےٰ علیخاں کی یادگار تذکرۃ الانساب ہے سنہ ۱۱۹۸ھ میں انتقال ہوا مادہ تاریخ العاقبت بالعافیت ہے[۶] چیناپٹن کی مسجد معمورہ میں دفن ہوئے۔

مولوی شیخ کرامت علی صدیقی جونپوری متقی باشرح عالم تھے سید احمد بریلوی کے مرید تھے۔ ڈھاکہ و بنگال میں اشاعت اسلام کی لاکھوں ہنود دائرہ اسلام میں داخل ہوئے۔ ۳ ربیع الآخر سنہ ۱۲۹۰ھ بروز جمعہ وصال ہوا رنگپور میں دفن ہوئے صاحب تصانیف کثیرہ ہیں۔

---

۱ تذکرۃ الانساب ۲ موافقت الفواتح ۳ نزہۃ الخواطر لمولوی عبد الحیٔ لکھنوی ۴ صبح وطن۔
۵ حیات خواجہ مرتبہ انتظام اللہ الشہابی ۶ موافقت الفواتح لمولوی مجتبیٰ علیخاں خوشدل۔

مفتی محمد ولی بن مفتی محمد امان بن مفتی ابو سعید بن مفتی علیم اللہ بن مفتی عبید اللہ
برادر ملا وجیہ الدین چشتی علمائے وقت سے تھے علم و فضل کے ساتھ فقر سے
خاص لگاؤ تھا۔ فقرائے قادریہ سے فیوضات حاصل کئے۔ آپ نے پدر بزرگوار سے
خلافت حاصل کی۔

او بفور علم دانش در اطراف واکناف علم بنہایت مشہور راند و
مہارتش در علم فقہ و حدیث ضرب المثل۔ جمہور علما نزدیک
و دور در مدرسہ پدر بزرگوار خویش پیوستہ بافادہ قیام
می نماید و بر عہدۂ افتا بعد وفات پدر ممتاز شدہ۔

ملا معز الدین داماد قاضی محمد صالح ہرگامی (جد مولانا فضل امام خیر آبادی
صاحب مرقات) کے نواسہ تھے ۱۹ر شوال ۱۲۱۰ھ کو وصال ہوا۔

مولانا شاہ صلاح الدین قادری بن شاہ افضل الدین محمد خاں بن خیر الدین
بن شاہ خیر اللہ بن شیخ عبد الوالی العمری صلاح و تقوی اور فقاہت فی الدین میں
ضرب المثل تھے۔ علوم دینیہ حدیث و فقہ و تفسیر میں فرید العصر و یگانہ روزگار
غرضکہ مجمع کمالات ظاہری و باطنی تھے مولانا محمد اعظم سندیلوی سے تلمذ تھا۔ شاہ
غلام یحییٰ صفی پوری اور شاہ سید معشوق علی خیر آبادی سے خلافت پائی مولانا
فضل امام خیر آبادی اور ملا عبد الکریم رہتکی مریدان خاص سے تھے۔ ۱۲۳۶ھ
میں وصال ہوا۔ مسجد خیر اللہ شاہ میں دفن ہوئے۔ حضرت مفتی محمد یحییٰ بن مفتی
ولی متوفی ۱۰ر رمضان ۱۲۳۵ھ معاصر تھے۔

میر فقیر اللہ سلسلہ جنیدیہ قادریہ کے سجادہ نشین تھے اور نسباً سادات

عالی نسب میں سے تھے مسکن سکندرپور (ضلع بلیا) تھا ۹ ربیع الثانی ۱۲۱۰ھ کو وصال ہوا[۵]۔

حضرت مولانا سید شاہ امجد علی قادری الجعفری متخلص اصغر ابن مولوی سید احمدی شاہ ابن سید الہام اللہ ابن سید خلیل اللہ ابن سید فتح اللہ ابن حضرت سید ابراہیم مدنی المعروف قطب المدنی رحمۃ اللہ علیہ سلسلہ نسب ۲۳ واسطوں سے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام تک پہونچتا ہے۔

حضرت قطب المدنی روضۂ منورہ کے سجادہ نشین تھے عہد جہانگیر میں مدینہ سے ہندوستان آئے اور آگرہ میں طرح اقامت ڈالی اراکین سلطنت میں سے اکثر امرا مثل خان جہاں لودی سے آپ کے معتقد تھے خان جہاں نے اپنے محلات کا بڑا حصہ سید فتح اللہ کی خدمت میں پیش کر دیا تھا۔

مولوی سید احمد اللہ شاہ مشہور سید احمدی کے زمانہ میں آگرہ میں انقلابات سیاسی رونما ہوئے جس کا اثر شاہ صاحب پر بھی پڑا حویلی نذر آتش ہوئی علمی سرمایہ جو ایک ہزار کتب پر مشتمل تھا وہ بھی خاک ہوا شاہ صاحب یہاں سے اٹھ کر مدرسہ فضل خاں میں اقامت پذیر ہوگئے وہیں آپ کے استاد مولانا شاہ عادل رہا کرتے تھے ان کے بعد مسند تدریس پر بیٹھے شغل درس و تدریس و رشد و ہدایت میں لگ گئے ۱۲۱۶ھ میں انتقال فرمایا۔

تاریخ لوح مزار

چون بجنت کرد مسکن مولوی و معنوی — شمع بزم احمدی مجلس فیروز قادری

۵؎ رسالہ معارف نمبر ۵ جلد ۲۸ صفحہ ۴۴۳

برگذشتم از سر ہوش و شنیدم ایں ندا　　مقتدائے راہ احمد بود بیشک احمدی

حضرت اصغر نے علوم عقلیات و نقلیات کی تحصیل اپنے والد ماجد سے کی بعد تکمیل درس و تدریس میں مشغول ہو گئے۔

مولوی محمد حسین مراد آبادی انوار العارفین میں لکھتے ہیں :-

سیدان محب الفقراء و الغربا شیخ المشائخ طریقہ قادری مولوی امجد علی ابن مولوی سید احمد جعفری خلیفۃ الاعظم سید عبداللہ بغدادی بودند اہل طریقہ ایشاں می گویند کہ بارشاد جناب محبوب سبحانی سید عبداللہ برائے تعلیم ایشاں از بغداد در ہند تشریف آوردند نسب ایشاں بہ بست و پنج واسطہ بسید اسحاق بن امام جعفر صادق علیہ السلام می رسید۔

جناب اصغر[۱] علم و فضل کے ساتھ شیخ طریقت تھے حضرت شاہ عبداللہ بغدادی کے مرید و خلیفہ تھے اور سید شاہ ضیاء الدین تلخی قدس سرہ العزیز سے بھی خاندان چشتیہ و نقشبندیہ میں صاحب اجازت تھے۔

نواب مصطفیٰ خاں شیفتہ گلشن بیخار میں لکھتے ہیں :-

بوقع وقار تمام و تورع و ثقاہت تمام زندگی کردہ۔

دوم ربیع الاول ۱۲۳۲ھ میں بمقام حویلی خواجہ نور بخش نائی منڈی میں اس عالم فانی سے رحلت فرمائی اور مدرسہ شاہی میں دفن ہوئے۔

---

[۱] نغمہ عندلیب از حکیم غلام قطب الدین خاں باطن و بوستان اخیار از مولوی سید احمد مارہروی۔

تاریخ

عارف کامل ولی ابن ولی قطب دین ۔۔۔ عالم علم نبی کاشف راز علیؔ
چونکہ بخت رسید جملہ ملائک بگفت ۔۔۔ واقف راہ خدا سید امجد علیؔ

حکیم سیّد نور الدین رضوی قادری ابن سید صدر الدین ابن سید امجد ولد حافظ عنایت اللہ ملتانی۔

حافظ صاحب عہد جہانگیر میں معہ اہل و عیال آگرہ آئے اور مقیم ہو گئے۔ جہانگیر کی طرف سے وظیفہ مقرر ہو گیا جو حکیم صاحب کے والد کے زمانہ میں بند ہوا حکیم صاحب با خدا بزرگ تھے علم و فضل کے ساتھ فن طب میں کمال تھا طبیعت فقر کی جانب تھی شیخ محمد چشتی سے کسب فیض کیا پھر مولانا سیّد امجد علی شاہ قادری الجعفری کے مرید ہوئے اور آپ کے انفاس اور توجہ کی برکت سے بہت جلد معنوی عظمت حاصل کر کے خلافت و دامادی کے شرف سے مشرف ہوئے۔

صاحب انوار العارفین کا بیان ہے کہ میں دو مرتبہ آپ کی زیارت سے مشرف ہوا آپ کے اخلاق حمیدہ اور اقوال سنجیدہ ناقابل بیان ہیں۔

ابو ظفر بہادر شاہ کو آپ سے خاص عقیدت تھی چند مرتبہ دہلی آپکو بلایا آپ نہیں گئے۔ ۲۳ صفر ۱۲۰۷ھ کو وصال ہوا مزار احاطہ دیوان خانہ میں ہے۔[۵۱]

---

[۵۱] بوستان اخبار صفحہ ۱۳۴

حضرت حافظ شاہ محمد اجمل بن شیخ ناصر المتخلص بہ فضلی متوفی ۱۱۶۲ھ بن حضرت شاہ خوب اللہ عباسی۔ تعلیم ظاہری علامہ قطب الدین المتخلص لمعیت الہ آبادی سے حاصل کی اور تعلیم بیعت پدر بزرگوار سے تھی علم و فضل کے ساتھ صاحب ارشاد تھے۔ نواب آصف الدولہ شاہ اودھ الہ آباد آتا تھا۔ تو آپ کی خدمت میں حاضر ہوتا تھا۔ آپ نے قرآن مجید کا فارسی میں ترجمہ کیا تھا۔ سلاطین مغلیہ کی عطیہ ڈھائی لاکھ سالانہ کی جاگیر تھی ۱۲۳۶ھ میں وصال ہوا۔

شیخ غلام محمد محدث بن غلام احمد بن خیر الدین بن خیر اللہ شاہ عمری مولوی محمد اعلم سندیلوی کے شاگرد رشید تھے کان من کبار العلماء[1]

شیخ قدرت اللہ الموسوی سے طریقہ قادری میں بیعت کی اور خلافت پائی ترک وطن کر کے بیت الخلیل شام چلے گئے وہاں درس و تدریس مشغلہ رکھا اور وہیں وصال ہوا مفتی مولوی انعام اللہ الشہابی وکیل صدر نظامت آگرہ کے خسر تھے۔

مولوی زکی الدین محمد خاں بہادر ابن نواب منیر الدین خاں گوپاموی جو صوبہ جنوبی ارکاٹ میں جج تھے جن کا انتقال ۱۲۳۹ھ کو ہوا وہ آپ کے معاصر تھے۔

حکیم العلام شیخ غلام حسن خاں صدیقی نبیرۂ حضرت مخدوم قاضی شیخ عبد الرحمٰن لہرے صدیقی چشتی زید پوری خلیفہ حضرت بندگی نظام الدین عثمانی امیٹھوی و برادر زادہ شفاء الملک مسیح الدولہ حکیم غلام مجتبیٰ خاں گوپاموی اساتذہ وطن سے علوم عقلیات کی تحصیل کی حکیم میر ماشا اللہ خاں سے طب کی تحصیل کی حضرت شیخ نصیر الدین بلگرامی کے مرید تھے حکیم صاحب علم و فضل کے ساتھ فقر میں بڑا پایہ رکھتے

---

[1] نزہۃ الخواطر للعلام حکیم عبد الحئی لکھنوی۔

تھے ۲۴ ربیع الاول ۱۲۳۱ھ میں بمقام تھرو وفات پائی مزار پر انوار وہیں ہے۔

شاہ خوب میاں ۱۲۰۳ھ میں احمد آباد میں پیدا ہوئے علوم ظاہری و باطنی کی تحصیل اپنے والد سے کی۔ حج کی زیارت سے مشرف ہوئے ۹ ذیقعدہ ۱۲۵۵ھ کو وصال ہوا۔

حضرت مولانا حافظ نصیر الحق قادری خلف مولانا شاہ ظہور الحق عظیم آبادی مفتی ظہور اللہ لکھنوی سے تکمیل علوم کی صاحب ارشاد و ہدایت تھے ۲۸ شوال ۱۲۶۰ھ میں انتقال ہوا۔

حضرت مولانا شاہ غلام نصیر الدین عرف کالے صاحب بن مولانا فخر الدین دہلوی ابوظفر بادشاہ کے مرشد تھے۔ حضرت مفتی انعام اللہ الشہابی گوپاموی کے پاس تشریف لایا کرتے تھے ۱۲۰۸ھ میں وصال ہوا۔

شیخ نور اللہ قادری بن شیخ سلیم اللہ ابن قاضی محمد اسمٰعیل مدراسی نے علوم اسمیہ کی تحصیل کے بعد اپنے بھائی مفتی شیخ عبد الوہاب متوفی ۲۲ محرم ۱۳۱۲ھ کو سرشتہ دار صدر نظامت کے ہمراہ آگرہ آئے اور تھانہ تاج گنج میں تھانہ دار مقرر ہوئے۔ مگر آپ صوفی منش بزرگ تھے شاعری سے بھی ذوق تھا۔ آباد تخلص کرتے تھے۔ صوفیانہ کلام ہے۔ ۱۵ شوال ۱۲۷۴ھ میں انتقال ہوا[۵] اور درگاہ سید جلال بخاری میں دفن ہیں۔ خواجہ غلام غوث خاں بہادر ذوالقدر بیخبر الہ آبادی آپ کے ہم زلف تھے۔

مولانا فضل حق عمری حنفی قادری چشتی خلف مولانا فضل امام خیر آبادی ۱۲۱۲ھ

---

۵ ہندوستان نشار مطبوعہ آگرہ اخبار۔

میں پیدا ہوئے۔ ۴ برس کی عمر میں قرآن مجید حفظ کیا تیرہ سال کی عمر میں علوم معقول و منقول کی تحصیل باپ سے کی سند حدیث شریف مولانا عبدالقادر دہلوی سے حاصل کی شاہ دھومن دہلوی کے مرید تھے۔ اپنے وقت کے علوم عقلیات میں ارسطو و ابن سینا تھے۔ عربی قصائد میں عرب العربا کا مقابلہ کرتے تھے۔ عربی کے چار ہزار اشعار تھے۔ تصانیف میں حاشیہ شرح سلم قاضی مبارک حاشیہ افق المبین رسالہ تحقیق العلوم۔ تاریخ غدر ہندوستان شرح الجواہر العالی یادگار ہیں غدر کے زمانہ میں بغاوت کے الزام میں قید ہوئے ۱۲ صفر ۱۲۷۸ھ کو وصال ہوا۔

مولانا قدرت احمد گوپاموی مولانا عبد الحی محدث گوپاموی کے شاگرد شاہ نصیر الدین سعدی بلگرامی کے مرید و خلیفہ تھے۔ جزئیات فقہ پر عبور تھا۔ حاشیہ میزان منطق۔ حاشیہ تہذیب یادگار ہے۔ بعمر نوے سال غرہ محرم الحرام ۱۲۷۸ھ میں وفات پائی۔

مولوی قدرت اللہ خاں قدرت صدیقی گوپاموی مولانا ارتضیٰ علی خان بہادر خوشنود سے تلمذ تھا۔ شاہ غلام نصیر الدین سعدی بلگرامی سے بیعت کی بعمر ۲۹ سال وصال ہوا۔

مفتی شیخ علیم اللہ بن شیخ سلیم اللہ بن قاضی محمد اسمٰعیل مدراسی بن مفتی محمد علی صدیقی ۱۸ رجب ۱۲۲۴ھ کو پیدا ہوئے مفتی عبید اللہ کے شاگرد تھے آپ کے جد قاضی محمد اسمٰعیل ارباب حکومت مدراس کی طرف سے ضلع چتوڑ میں قاضی دائرہ سائر کے عہدہ پر فائز رہے پانصد روپیہ ماہوار تنخواہ تھی۔ بعارضہ فالج ۱۲۵۶ھ میں انتقال ہوا۔

مفتی علیم اللہ کا شغل درس و تدریس تھا۔ کثیر التعداد لوگ آپ کے شاگرد تھے خاندان قادریہ میں شاہ عبدالرحمٰن لکھنوی کے مرید و خلیفہ تھے ۲۹ جمادی الاول [illegible] ھ کو وصال ہوا۔ مفتی عبدالوہاب آپ کے چھوٹے بھائی تھے۔

حضرت شاہ معین الدین متخلص ناظر سبط شاہ عبدالحق محدث گوپاموی شاگرد قاضی ارتضیٰ علی خاں فاروقی مرید حضرت شاہ نصیر الدین سعدی قادری بلگرامی کے تھے خلافت اپنے نانا سے پائی۔ نواب فرخ آباد کے اتالیق تھے ۳۰ ذیقعدہ ۱۲۸۳ھ میں انتقال ہوا۔

مولوی نصیر الاسلام بن شیخ قدرت الاسلام بن ظہور الحق بن قاضی ضیاء اللہ بن شیخ محمد روشن بن محمد امان بن محمد عبدالوالی العمری آپ امارت کے ساتھ درویش منش بزرگ تھے۔ خرقہ خلافت شاہ عنایت احمد سے پہنا۔ مفتی عبیداللہ بن مفتی محمد یحییٰ متوفی ۱۲۵۹ھ کے معاصر تھے ۲۴ ذوالحجہ ۱۲۸۴ھ میں وصال ہوا۔ نواب عاشق حسین مرحوم یادگار سے تھے۔

سید احمد علی خاں عرف ضیاء الدین خطاب دلاور جنگ بہادر مشہور احمد اللہ شاہ نواب چیناپٹن (میسور) کے صاحب زادہ تھے سلسلہ نسب سید جلال الدین عادل نبیرہ طعنہ شاہ بادشاہ دکن سے ملتا ہے نشو و نما ماں باپ کے سایہ میں امیرانہ طور و طریق سے ہوئی عربی علوم کی تحصیل کے ساتھ فنون سپاہ گری سے ذوق تھا بعد تکمیل ریاست سے کنارہ کش ہو گئے ؎

بڑھا جب قدم سولھویں سال سے — چھٹا سلسلہ ملک و مال سے
گدا ہو گئے سیم و زر چھٹ گیا — ملا دشت غربت کا گھر چھٹ گیا

غرضکہ وطن چھوڑ کر حیدر آباد کو روانہ ہوئے۔ اس وقت مرہٹوں نے ریاست پر حملہ کیا تھا آپ نے یہ رنگ جو دیکھا تو خود تنہا میدان مصاف میں در آئے اور ایسی داد شجاعت دی کہ مرہٹے میدان سے شکست خوردہ فرار ہوگئے۔ آپ کی بہادری کی شہرت دور دور تک پہونچی۔ اس کے بعد آپ نے سیاحت پر کمر باندھی یورپ کا سفر کیا کچھ عرصہ تک انگلستان آئے وہاں سے لوٹتے وقت عرب گئے۔ وہاں سے ایران۔ ایران سے ہندوستان لوٹے آپ نے مسلمانان عالم کی حالت کا جائزہ لیا ادھر ہندوستان پر اغیار کا تسلط روز بروز ہوتا جارہا تھا آپ نے دُنیا سے بالکل ہی علیحدگی اختیار کی اور وادی فقر میں قدم رکھا۔ اثنار سفر میں حضرت محراب شاہ قلندر قادری گوالیاری سے ملنا ہوا اُن کی نظر کیمیا اثر نے کچھ سے کچھ کر دیا۔ کچھ عرصہ تک تو جنگلوں میں مجاہدات و ریاضت کرتے رہے مگر تکمیل طریقہ طریقت کے لئے مجاہدات سے بڑھ کر سر فروشی و جہاد تھا چنانچہ اپنی زندگی کا مقصد ہی اغیار کی غلامی سے قدم کو نکالنا تھا چنانچہ آپ نے پیری مریدی کا سلسلہ قائم کیا اور مریدوں کو جاں فروشی و سرفروشی کے لئے تیار کرکے فنون حرب طریقت کے اشغال و مشاغل کے ساتھ ہر ایک کو واقف کراتے تھے آپ کے ساتھ ایک جماعت کی حمایت معین ہوگئی پالکی میں خود سفر کرتے سامنے ڈنکا بجتا چلتا اور صدہا جان باز ہمراہ ہوئے اسی ٹھاٹ سے ٹونک آئے یہاں نواب نے بڑی آؤ بھگت کی مگر حاسد جل گئے جس کا ذکر اس طرح صاحب تواریخ احمدی کرتا ہے ؎

ہوئے ٹونک میں جس گھڑی جلوہ گر   لگے کرنے بعض اعتراض آپ پر

کہ ہے ساز سازو مزامیر سے   نہیں ڈرتے افعال تقصیر سے

دیے آپ نے عارفانہ جواب ۔ دلائل سے اُن پر ہوئے فتحیاب
حسد تھا فروغِ خدا داد پر ۔ کہا بحث سے کرکے قطعِ نظر
کہ بے امتحاں ہم تو قائل نہیں ۔ کہا آپ نے کچھ یہ مشکل نہیں
دیا حکم قوال گانے لگے ۔ سناں وار لعین لگانے لگے
خلش پر یہ طعن غزلخواں ہوئے ۔ کہ مضراب تارِ رگِ جاں ہوئے
ہوا شعلہ آواز کا مشتعل ۔ اُبلنے لگا جوش میں سوز دل
دم گرم شہ شعلہ افشاں ہوا ۔ بپا جوش طوفان عرفاں ہوا
کھلے دل کے پردے ہوئی آنکھ بند ۔ تصور کی پہنچی فلک پر کمند
محبت نے دکھلائے لطفِ عجیب ۔ ہوئے آپ سے دور حق سے قریب
نظر بھر کے دیکھا جسے جوش میں ۔ ہوا چاک زن دامنِ ہوش میں
نظر چشمۂ آب سے ہو گئی ۔ رخ دل سے گرد خودی دھو گئی
کوئی بادۂ نفس سے بے خبر ۔ کوئی شکل اثبات میں جلوہ گر
وہ پارے کے مانند مضطر ہوئے ۔ طپاں صورتِ برق یکسر ہوئے
پشیمان وہ معترض دل میں تھے ۔ بچھے گوکھرو ساری محفل میں تھے
کیا ایک نے وار تلوار کا ۔ زرہ بن گیا لطف غفار کا
طباقوں میں آتش منگائی گئی ۔ برابر برابر بچھائی گئی
جو اُس پر طپاں سب خوش آئیں ہوئے ۔ وہ شعلے گلِ فرش قالیں ہوئے
جمع فرش و جامہ مسلم رہے ۔ ہر اک امتحاں سے وہ بے غم رہے
جو یوں کند دندان آتش ہوئے ۔ زباں زہر دنداں وہ سرکش ہوئے

کہا عجز سے سب نے اے باکمال ۔۔۔ درست آپکا ہے یہ سب حال و قال

ٹونک سے رخصت ہو کر گوالیار آئے یہاں حضرت محراب شاہ قلندر قادری کا ڈنکا بج رہا تھا آپ کی خدمت میں پہنچ کر بیعت سے مشرف ہوئے اور خرقہ خلافت پہنا۔ یہ دعا دی ؎

دُعا دی کہ گر کاہِل خوش سیر ۔۔۔ مریدوں پہ تیرے کرے بد نظر
دُعا اُس کی خارج ہو تاثیر سے ۔۔۔ جو یہ پاک دامن ہو تقصیر سے
ہمیشہ ترا رتبہ عالی رہے ۔۔۔ سرِ خصم کو پائمالی رہے
مکدر رہے تجھ سے جو کد کرے ۔۔۔ وہ خود کور ہو جو نظر بد کرے
کیا صاحب تیغ و تاج و نگیں ۔۔۔ ہوا نقش امید کرسی نشیں
لیا اُن سے پھر امتحان جہاد ۔۔۔ کہ کھینچے نصاریٰ پہ تیغ جہاد[1]

غرضکہ پیر و مرشد کی طرف حکم جہاد پا کر لکھنؤ روانہ ہوئے راستہ میں آگرہ میں حضرت مفتی انعام اللہ شہابی خان بہادر وکیل صدر نظامت کے مکان نیل کھاتہ میں مقیم ہوئے مفتی صاحب کا مکان ارباب علم و فضل کا مرکز بنا ہوا تھا سب سے پہلے حضرت ڈنکا شاہ (سیّد احمد علی خاں) کے مرید مفتی صاحب کے خلف الرشید مولوی اکرام اللہ شہابی صاحب تصویر الشعرا ہوئے مفتی صاحب کے یہاں کے ارباب مجلس میں :-

مولوی شیخ اعتقاد علی وکیل ۔۔۔ مرزا اسد علی بیگ وکیل
مولوی شیخ امام بخش وکیل ۔۔۔ سیّد باقر علی ناظم محکمہ دیوانی

---

[1] تاریخ احمدی صفحہ ۵۱

مولوی نور الحسن مثل خواں محکمہ صدر
سید تراب علی نائب سررشتہ دار فوجداری

مولوی خواجہ تراب علی وکیل
سید حسن علی مختار

سید رحمت علی وکیل
مولوی حافظ سید فخر الدین مفتی عدالت آگرہ

مولوی غلام جیلانی وکیل
سید غلام مرتضیٰ مختار

شیخ محمد شفیع وکیل الہ آبادی
مولوی حافظ محمد عبد الصمد

مولوی منصب علی
مولوی محمد عظیم الدین حسن رضوی پیشکار صدر

منشی محمد رسول بخش سررشتہ دار
مولوی محمد باسط علی

شیخ محمد مومن علی وکیل
مولوی محمد قاسم داناپوری مثل خواں

مولوی معین الدین منشی دفتر اسسٹنٹ
مولوی محمد کریم اللہ خاں صدر الصدور

قاضی محمد کاظم علی وکیل اکبرآبادی
حکیم سید نظام علی خاں افضل اکبرآبادی

مولوی وہاج الدین منشی صدر
مولوی طفیل احمد خیرآبادی وکیل صدر

مولانا غلام امام شہید امیٹھوی

مفتی عبد الوہاب گوپاموی وغیرہ نے حضرت سید احمد علی خاں بہادر (مشہور احمد اللہ شاہ) کی معاونت جہاد کے لئے درمے درمے قدمے مدد کی۔ مفتی صاحب نے اپنی سواری کا گھوڑا اور شمشیر بجلی پیش کی۔

شاہ صاحب کا آگرہ میں دور دورا تھا کچھ عرصہ بعد آپ نے نالہ پیپل منڈی میں مولوی خواجہ غلام غوث خاں بہادر ذوالقدر میر منشی کے مکان کے متصل مکان کرایہ پر لے لیا۔ روزانہ محفل سماع منعقد ہوتی ڈاکٹر الہام اللہ مرحوم بیان فرماتے تھے کہ محفل سماع میں کوئلہ کے انگارے پھیلائے جاتے تھے۔ اس پر صاحب حال حال لاتے

تھے خود بھی ڈاکٹر صاحب مرحوم شریک محفل سماع ہوتے تھے جب مریدین کا حلقہ وسیع ہوگیا تو آپ لکھنؤ روانہ ہوئے وہاں کچھ عرصہ ٹھہر کر فیض آباد آئے اور امیر علی شاہ کی شہادت کی داستانیں گڑھی کی وجہ سے ہوا اس کو پیشتر بڑھانے کی تجویز ٹھہری ابتدا یہ زمانہ ۱۸۵۷ء کا تھا۔ آپ نے ہنگامہ سازون کی باگ ہاتھ میں لے رکھی تھی

آپ نے فرمایا ؎

کہا کھود و دیر مہابیر کو ہنومان کی ڈھاؤ تعمیر کو
زباں پر جو یہ کلمہ سخت آگئے بت و بت پرست اس سی گھبرا گئے
سمجھ پر پڑے ان کے پتھر یہ کہا مُسلمانوں نے بت کا کلمہ پڑھا

غرضکہ آپ کے ساتھیوں نے انکار کیا آپ نے لکھنؤ کا رُخ کیا۔ غرضکہ یہاں سے بریلی اور شاہجہاں پور آئے ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ میں آپ کی شرکت بہت زیادہ تھی اور تلنگوں کی بہت زیادہ پشت پناہی کرتے رہے راجہ بلدیو سنگھ رئیس پوائیں شاہجہانپور سے مقابلہ پڑا گرما گرمی کی جنگ ہر دو طرف سے رہی صدہا آدمی اس طرف کے اور صدہا اس طرف سے کام آئے۔ آخرش ۱۲۷۴ھ سن ماہ ذیقعد کو راجہ کی گولی کا نشانہ ہوئے اور جام شہادت نوش کیا۔

آپ کی سوانحات میں بڑا حصہ ۱۸۵۷ء کے ہنگامہ کا ہے وہ درج نہیں کیا گیا مفصل حالات تواریخ احمدی مطبوعہ مطبع انوار محمدی اور تاریخ شاہجہاں پور میں تحریر ہیں۔

حضرت سید مظفر علی شاہ جعفری قادری اللّٰہی ملقب بہ حضورؒ۔ نبیرۂ حضرت سید امجد علی شاہ اصغر قادریؒ۔

آگرے کے مشہور مشائخ میں سے تھے۔ تیس سال ایک تنگ حجرہ میں عالم تجرید

میں گزارے اوائل حال میں ایک شب میں ۸ ہزار ضرب لگاتے تھے - اجمیر شریف کا سفر پاپیادہ فرمایا - نسبت اس قدر متعدی تھی کہ اگر کبھی لب پر تبسم آگیا تو تمام محفل مسکرا دیتی اور اگر چشم نم آلود ہوگئی تمام محفل پر گریہ طاری ہوجاتا - اعمال و اقوال میں شریعت کا بے حد لحاظ فرماتے تھے - صورت اس قدر پاکیزہ تھی کہ لوگ محض دیکھ کر ہی حلقۂ ارادت میں شامل ہوجاتے - مزاج کی نفاست و طہارت خصوصیت خاصہ تھی کبھی تیل کا چراغ آپ کے مسکن پر نہ جلا ہمیشہ شمع استعمال ہوتی تھیں - خلق غریب و امیر سے یکساں تھا - ہیبت حق اسقدر رہتی کہ بڑے بڑے امرا کو بات کرنے کی ہمت نہ ہوتی - استغنا کا یہ حال کہ مہاراجہ گوالیار کی نذر قبول نہ فرمائی - پاس ناموس و حیا کا یہ عالم تھا کہ سکندر جہان بیگم والئی بھوپال کے سامنے اہلیہ محترمہ کو نہ کیا - کیونکہ بیگم موصوف کو پردے کا لحاظ نہ تھا - مولوی ابوالحسن فریدآبادی فرماتے ہیں کہ دس سال میں خدمت میں رہا خلا و ملا میں کبھی قہقہے سے ہنستے ہوئے نہ دیکھا، کھانا ایک وقت تناول فرماتے اور شب کو ایک پہر آرام گاہ تھا - کرامات و تصرفات آپ کے بے حد ہیں آپ کا تذکرہ تذکرۃ اللّٰہی کے نام سے منشی نولکشور نے شائع کیا ہے ہزاروں سے زیادہ مریدین اطراف ہند میں ہیں - ۲۱ رجمادی الاول ۱۲۲۷ھ ہجری سنہ ولادت ہے - اور ۹ ربیع الاول ۱۲۹۹ھ کو وفات پائی - مدرسہ شاہی آگرہ مدفن ہے - جواہر غیبی جو تصوف کی مشہور کتاب ہے آپ کی تالیف ہے گاہ گاہ شعر بھی فرماتے تھے یہ مشہور عالم مطلع آپ ہی کا ہے ؎

یارسول اللّٰہ کریمی سیدی
انت مولائی حبیبی مرشدی

مخصوص خلفاء کے نام یہ ہیں :-

مولانا ابوالحسن فریدآبادی — سیّد بدرالحسن موہانی

شیخ منصب علی غازیپوری — حیدر خاں اکبرآبادی

شاہ عنایت احمد گونڈوی — میر تراب علی اکبرآبادی

مولوی فہیم خاں اکبرآبادی وغیرہ رحمتہ اللہ تعالیٰ عنہم

حضرت سیّد اصغر علی شاہ جعفری القادری خلف سجّادہ نشین حضرت سیّد مظفر علی شاہ اللّٰہی رحمتہ اللہ علیہ جامع علوم ظاہر و باطن صاحب مشاہدہ و کرامات تھے ۔ مرجع خواص و عوام اور حسن صورت و سیرت میں لاثانی تھے ۔ ہندوستان کے مشہور شاعر بیان میرٹھی لکھتے ہیں ؎

اصغر علی آں ولی عہدش — ہم یوسف و ہم مسیح مہدش
یوسف پئے دیدش ار بپوید — الا ملک کہ کریم گوید
کس را کہ جمال روئے بنود — یا کف ببرید یا بہم سود
ہمتائش ندیدہ چشم آفاق — در حلم و حیا وجود اخلاق

بقول صاحب تحفۂ طہران کے ؎

مدحش زیں مدح نیست برتر — نیکو خلف شہ مظفر

کتمان اسرار میں جہد بلیغ فرماتے اور بیعت لینے میں بہت محتاط تھے ظاہر امیری اور باطن فقیری آپ کا مسلک تھا اُردو میں ایک جامع کتاب تصوّف پر لکھی ہے اور چند ناتمام تصانیف ہیں ۔ اُردو فارسی میں شعر بھی فرماتے

تھے کلام اور تصانیف سب غیر مطبوعہ ہیں۔ حضور غوث پاک سے نسبت خاص تھی نام نامی سن کر حالت متغیر ہو جاتی تھی حضور خواجہ اجمیر سے نوشاہِ چشت کا لقب عطا ہوا تھا ؎

بیائید در بزم نو شاہِ چشت　　　که در خرمی گوئے برد از بہشت

(عرشی کاکوروی)

۲۶ محرم ۱۲۸۲ھ ہجری بمقام میوہ کٹرہ آگرہ پیدا ہوئے اور ۱۱ رمضان ۱۳۲۱ھ ہجری کو عالم جوانی میں وصال فرمایا۔ آرام گاہ مدرسہ شاہی ہے۔

حضرت غوث علی شاہ قلندر پانی پتی ماہ رمضان ۱۲۱۹ھ موضع استھاون ضلع پٹنہ میں پیدا ہوئے آپ کے والد سید احمد علی رسالدار کے زیر سایہ نشو نما پائی مولانا محمد اسمٰعیل اور شاہ عبد العزیز رحمۃ اللہ علیہ سے فقہ و حدیث شریف اور منطق مولانا فضل امام خیرآبادی متوفی ۱۲۲۴ھ صدر الصدور صاحب مرقات سے پڑھی سید فدا حسین شاہ دہلوی رسول شاہی و میر اعظم علی شاہ میرٹھی و مولوی حبیب اللہ شاہ سے بیعت فرمائی دو دفعہ حج بیت اللہ شریف سے مشرف ہوئے۔ حجاز مقدس کے علاوہ بغداد۔ بصرہ۔ مسقط زبیدہ کاظمین۔ کربلائے معلی تک پہنچے ہند و مسلمان فقرا سے فیوضات حاصل کئے ۷۸ سال کی عمر میں پانی پت میں پیر کے دن ۲۶ ربیع الاول ۱۲۹۷ھ میں انتقال کیا۔

مولانا شاہ عبد الحق محدث گوپاموی مولانا عبد العلی بحر العلوم کے ارشد تلامذہ سے تھے نواب شوکت جنگ و حشمت جنگ بہادر والیان فرخ آباد کے اتالیق رہے۔ مشغلہ درس و تدریس تھا علم و فضل کے ساتھ غلبہ فقر کا تھا حضرت صلاح الدین

قادری کے مرید و خلیفہ تھے آخر عمر وطن میں گذاری بوقت تہجد عین حالت سجدہ میں واصلِ بحق ہوئے۔

مولوی قاری حافظ محمد اکرم مدراسی ابن مولوی قدرت احمد فاروقی بن حافظ عنایت احمد گوپاموی فن تجوید و قرات کے بڑے ماہر تھے۔ غوث پاکؒ سے خاص حسن عقیدت تھی منتخب الجواہر مناقب غوث الاعظم میں آپ کی یادگار سے ہے ۱۳۰۷ھ میں انتقال ہوا۔ مزار مدراس میں ہے۔

مولانا فضل الرحمٰن گنج مرادآبادی بن اہل اللہ بن محمد فیاض حنفی تھا وطن قدیم قصبہ ملاوان تھا ۱۲۰۸ھ میں پیدا ہوئے۔ حضرت شاہ عبدالعزیز و مرزا حسن علی کبیر و مولوی محمد اسحاق دہلوی سے تحصیل علوم کی اور حضرت شاہ محمد آفاق دہلوی و حضرت شاہ غلام علی دہلوی سے اکتساب علم طریقت کیا۔ اور خلافت پائی شغل باطنی تھا ۲۲ صفر ۱۳۱۳ھ کو وفات ہوئی۔

مولوی نصیر الاسلام خاں گوپاموی تلمذ مولوی مظفر علی خاں سے تھا بقیہ علوم کی تحصیل مولوی محمد اسمٰعیل مرادآبادی سے کی اور بیعت ارادت ہادی میاں صفی پوری سے کی ۲۴ شعبان ۱۳۰۵ھ میں انتقال ہوا۔

مولوی محمد حسن شہابی متخلص بہ حسن بن مولوی نوراللہ بن مفتی شیخ سلیم اللہ گوپاموی ذیقعدہ ۱۲۵۷ھ میں پیدا ہوئے اپنے نانا مفتی انعام اللہ خاں صدیقی کے نگرانی میں تعلیم و تربیت حاصل کی مہر اکبرآبادی کے شاگرد فن شعر میں تھے اور مرثیہ گوئی میں مرزا دبیر سے مشورہ لیا۔ جون پور میں نیک نامی اور شہرت کے ساتھ وکالت کی شیعان جون پور کی صحبت سے تعزیہ داری شروع کی آخر ش اس خلاف

شرع کام کا نتیجہ یہ ہوا پانچسو روپیہ ماہوار کی آمدنی جاتی رہی خاندانی جائداد وقف ہوئی آخر زمانہ تنگی سے گزرا۔ خانقاہ مفتیان گوپاموَ تعمیر جس تاریخ سے رکھا سخت بیماری لاحق ہوئی۔ یہی پیغامِ موت تھا۔ شیخ گنج مرادآبادی کے مرید ہوئے۔ غلبۂ فقر غالب ہونے لگا۔ تاریخ خاندان مفتیان گوپاموَ۔ تذکرۃ الانوار۔ دیوان حسن یادگار ہے ہیں۔ ۱۲ ربیع الاول ۱۳۱۹ھ میں انتقال ہوا۔

حاجی حافظ سید وارث علی شاہ بن قربان علی شاہ دیوی ہندوستان کے مشہور مشائخین سے تھے ابا و اجداد کا وطن نیشاپور تھا۔ سلسلہ چشتیہ و قادریہ میں بیعت لیتے تھے اقطاع ہند میں آپ کے ہزارہا مرید ہیں ۱۲۵۳ھ میں حج کیا۔ ۳۰ محرم ۱۳۲۳ھ کو انتقال فرمایا دیوہ (بارہ بنکی) [illegible] جو مرجعِ خلائق ہے۔

مولوی اکرام اللہ شہابی قادری ابن مفتی انعام اللہ صدیقی خان بہادر نبیرۂ ملا وجیہ الدین گوپاموی مؤلف فتاوی عالمگیری مفتی صاحب ایک عرصہ تک مسٹر کلبرک ریزیڈنٹ دہلی کے سررشتہ دار رہے بعد کو مفتی محکمہ قضاۃ ہوئے سرایر نظامت قائم ہونے پر وکیل صدر قرار دیئے گئے اس تقریب سے آگرہ آئے۔ مولوی صاحب الہ آباد میں پیدا ہوئے تھے والد ماجد کے ہمراہ آئے علوم عقلیہ و نقلیہ کی تحصیل باپ سے کی مگر فارغ التحصیل نہ ہو سکے فارسی کی استعداد معقول تھی عربی واقفیت طالبعلمانہ تھی۔

ڈاکٹر کنڈال سے فن ڈاکٹری تحصیل کیا اس کی بھی تکمیل نہ کر سکے وکالت کا دو مرتبہ امتحان دیا ناکامیاب ہوئے آخرش مختاری کی سند حاصل کی اور تمام عمر

مختاری شغل رہا الہ آباد میں قیام رہتا تھا آخر عمر میں آگرہ لوٹ آئے اپنے ماموں افضل العلما قاضی ارتضا علی خشنی خان بہادر قاضی القضات مدراس کے ارشاد پر تصنیف و تالیف کا شغل اختیار کیا۔ اخبار واصلین، ذکر علما، رسالہ مصاحت۔ تصویر الشعرا رسالہ ہیئت۔ قواعد فارسی و اردو اور اوراد امیہ یادگار رہے ہیں علم تصوف سے دلی ذوق و شوق تھا۔ حضرت شاہ سید احمد علی خاں المعروف احمد اللہ شاہ قادری کے مرید خاص تھے شاہ صاحب کے دعوت جہاد الی الحق پر مالی معاونت بہت کی جانباز مریدوں کے بڑھانے میں سرگرم سعی رہے۔ شاہ صاحب لکھنؤ چلے گئے تو آپ کے والد و دیگر وکلائے صدر و حکام وغیرہ پر رشوت ستانی کے مقدمات چل گئے مسٹر ولسن کلکٹر مراد آباد انفصال مقدمہ کے لئے مقرر ہوئے تمام وکلاء و حکام کے خلاف ثبوت بہم نہ ہو سکا مقدمات سے بری ہو گئے صرف مولانا محمد قاسم دانا پوری مثل خواں صدر کو چھ ماہ کی سزا ہوئی مگر وہ بھی اپیل سے بری ہو گئے[1] اس مقدمہ میں عجب راز تھا کہ مفتی انعام اللہ شہابی خان بہادر کے داماد مولوی خواجہ غلام غوث خان بہادر ذوالقدر لفٹنٹ مغربی و شمالی کے میر منشی ہوں اور وہ اپنے خسر کو مقدمہ سے نہ بچا سکیں۔ غرضکہ اکثر وکلاء نے وکالت ترک کر دی مفتی صاحب ٹونک چلے گئے۔ نواب وزیر الدولہ نے مہتمم بندوبست ریاست کر دیا۔ ۱۲۷۳ھ میں مرض الموت میں مبتلا ہوئے آگرہ چلے آئے ۱۲ر شوال ۱۲۷۴ھ کو انتقال ہوا درگاہ شاہ ابو العلا احراری میں دفن ہوئے[2]۔

[1] اسعد الاخبار [illegible] [2] خمخانہ جاوید حصہ چہارم ذکر ساحر انعام اللہ گوپاموی و فضلائے ہند و تاریخ گوپامو و اولیائے چشت

مولوی اکرام اللہ مرحوم و مغفور نے بعمر پختہ سالی ۱۱ رجمادی الآخر ۱۳۳۲ھ کو انتقال کیا شاہ نورالزماں میں دفن کیے گئے[51]

حکیم سید عرفان علی شاہ قادری ابن حکیم سید قدرت علی ابن حکیم سید مہر علی ابن حکیم سید نورالدین قادری جمال ظاہری کے ساتھ درویشانہ صورت رکھتے تھے آپ نے اپنے جد بزرگوار کے فیض صحبت سے روحانی پرورش پائی ۲۲ برس کی عمر میں جد کا سایہ اٹھ گیا اس کے بعد والد ماجد سے تکمیل ظاہری کرکے سند خلافت لی ۲۸ برس کے تھے ۱۲ ربیع الثانی ۱۳۱۸ھ کو والد ماجد نے انتقال کیا سجادہ نشین ہوئے[52] تمام عمر خوشحالی سے گذاری راقم حروف سے خلوص خاطر تھا میرے بھائی ابو سعید مرحوم سے بیحد انس رکھتے تھے۔ ہنس مکھ تھے۔ لباس صاف ستھرا ملبوس رہتا تھا جس محفل میں تشریف لے جاتے آپ کی نیک مزاجی اور اگلے لوگوں کی طرف سے نگاہیں اٹھ جاتی تھیں کریم النفس تھے۔ مجاہدہ و ریاضت کے ساتھ شکار کا بہت شوق تھا۔ کثیر التعداد مرید تھے۔ ۲ رجمادی الاول ۱۳۵۱ھ کو انتقال کیا دیوان خانہ ہی میں دفن ہوئے۔

حضرت شاہ محمد شبیر خلف شاہ سید علی معروف شاہ میرن جان متخلص تسید الہ آبادی آپکی ہمشیرہ حضرت شاہ غلام اعظم بن شاہ ابوالمعانی بن شاہ محمد اجمل الہ آبادی کو منسوب تھیں شاہ محمد شبیر نے تعلیم ظاہری و باطنی پدر بزرگوار سے حاصل کی۔ حضرت شاہ غلام اعظم متخلص بہ افضل سے خاندانی اشتغال و اذکار کی اجازت لی۔ اور ان کے ہی سجادہ نشین ہوئے مفتی اسد اللہ قاضی القضات صدر عدالت آگرہ سے فقہ

---

[51] یو-پی میں اردو۔ داستان تاریخ اردو [52] بوستان اخبار صفحہ ۱۲۲

میں تلمذ تھا۔ حضرت خواجہ مولوی غلام غوث بیخبر خان بہادر ذوالقدر الہ آبادی میر منشی لفٹنٹ مغربی وشمالی متوفی ۱۲۰۸ھ صاحب فغان بیخبر وآہ دلدوز سے خاص رسم تھی حضرت بیخبر کے پاس آپ بہت آیا جایا کرتے تھے۔ ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۳۵ھ کو وصال ہوا۔

مرشدنا مولینا حافظ حکیم شاہ محمد یاور حسین بن نواب عاشق حسین بن مولوی امیر الاسلام بن شیخ قدرت الاسلام فاروقی گوپاموی بنی عم نواب محمد علی والاجاہ والی مدراس۔ مولانا ۱۳۰۱ھ میں پیدا ہوئے۔ حافظ غلام محمد ذاکر اور مولانا نور محمد پنجابی سے ابتدائی کتب پڑھیں۔ جامع العلوم کانپور اور مدرسہ دیوبند سے ۱۳۲۴ھ میں سند فراغ حاصل کی فن طب کی تحصیل مولانا مولوی حکیم عبدالحیٔ صاحب نزہۃ الخواطر سے کی۔ حضرت پیرجی شاہ سرفراز علی صاحب قبلہ مسعودی مجددی نقشبندی قادری کے حلقہ ارادت سے مستفید ہو کر مجاہدات شاقہ برداشت کرکے عرصہ قلیل میں مجاز وخلیفہ ہو گئے مدرسہ عربیہ قائم کیا اور خاندانی کتب خانہ کی درستی کی۔ سلسلہ رشد وہدایت کیساتھ تالیف وتصانیف میں مصروف رہے۔ صدہا ہنود کو مشرف باسلام فرمایا اور سلسلہ قادریہ میں ہزارہا مرید آپ کے ہیں۔ ارشاد مرشد۔ تحفۃ الاحباب۔ ارشاد الاذبان نیل البرکات فی رضا الاباء والامہات۔ المیلاد المقبول۔ فی ذکر احوال الرسول (چند حصہ میلاد سرفرازی۔ حقوق اسلام۔ تحفہ عظیم الشان۔ ہدیہ مقبول۔ پارہ عم کی تفسیر غرضکہ کثیر التعداد تصانیف ہیں۔ ۱۲ برس سے ابتلا میں ہیں۔ نگارندہ کتاب ہذا آپ ہی سے بیعت ہے۔

اخبار واصلین

(از مولوی اکرام اللہ شہابی گوپاموی رحمۃ اللہ علیہ)

اسمائے مبارک	ماہ وصال	تاریخ	سن	مدفن
حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ	محرم	غرہ	۲۴	مدینہ منورہ
حضرت ابوالحسن ہنکاری	”	۱	۴۸۶	
حضرت امام علی نقی ؑ	”	۲	۴۶۰	سُرمن رائے
حضرت خواجہ حسن بصری	”	۴	۱۱۱	
حضرت امام حسین علیہ السلام	”	۱۰	۶۱	کربلا
حضرت شاہ فضیل	”	۱۷	۹۹۹	
حضرت امام زین العابدین ؑ	”	۱۸	۹۰	
حضرت امام حسن عسکری ؑ	”	۲۳	۲۶۳	سُرمن رائے
” شیخ ابوسعید مبارک مخزومی	”	۲۵	۵۱۳	بغداد
حضرت خواجہ معروف کرخی	”	۲۷	۲۰۰	
حضرت شمس الدین عارف	صفر	۶	۹۹۴	طبرستان
حضرت امام علی موسیٰ رضا	”	۹	۲۳۷	مشہد
” عبدالحکیم قادری رزاقی	”	۲۴	۱۲۸۸	
حضرت سید المرسلین محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ و آلہ وسلم	ربیع الاول	۱۲	۱۱	مدینہ منورہ
حضرت داؤد طائی	”	۲۸	۱۶۲	
حضرت خواجہ حبیب عجمی	ربیع الآخر	۳	۱۵۶	
حضرت گدا رحمٰن ثانی قادری	”	۱۲	۹۸۷	
حضرت شیخ ابوالفرج طرطوسی	”	۱۵	۴۰۷	
حضرت سید شمس الدین صحرائی	”	۱۵	۴۹۹	سمرقند
حضرت ابوالقاسم	جمادی الاول	۱	۲۲۳	بغداد
حضرت شاہ گدا رحمٰن اول قادری	”	۱۴	۸۹۸	کشمیر

اسمائے مبارک	ماہ وصال	تاریخ	سن	مدفن
حضرت سید احمد رفاعی	”	۲۲	۵۷۳	
شیخ ابوالفضل تمیمی	”	۱۵	۴۰۸	بغداد
حضرت کمال	”	۱۹	۹۸۱	کیتھل
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ	”	۲۲	۱۳	مدینہ منورہ
حضرت ابوالقاسم جنید بغدادی	رجب	۶	۲۹۷	بغداد
حضرت امام موسیٰ کاظم ؑ	”	۱۵	۱۸۳	کاظمین
حضرت امام جعفر صادق ؑ	”	۱۸	۱۸۲	مدینہ منورہ
حضرت سید سکندر قادری	”	۲۷	۱۰۴۳	ملتان
قاضی ارتضیٰ علی خاں گوپاموی	شعبان	۱	۱۲۷۰	[illegible]
شیخ ابوالفرج محمد	”	۳	۴۴۷	طرطوس
سید شاہ شرف الدین قتال	”	۱۶	۷۱۱	بغداد
حضرت شاہ عبدالوہاب قادری	”	۱۸	۷۹۹	ینبوع
حضرت سری سقطی	رمضان	۶	۲۵۶	بغداد
حضرت بایزید بسطامی	”	۱۴	۲۶۱	بسطام
حضرت سید شاہ عقیل	”	۱۶	۸۴۲	بخارا
حضرت بہاء الدین	”	۱۸	۴۰۲	بمبئی
حضرت علی کرم اللہ وجہہ	”	۲۱	۴۱	نجف اشرف
حضرت امام محمد باقر ؑ	شوال	۱۰	۱۱۰	مدینہ منورہ
مفتی انعام اللہ گوپاموی	”	۲۱	۱۲۷۴	اکبرآباد
شیخ عبدالعزیز طوسی	ذیقعدہ	۴	۴۴۷	یمن
حضرت عثمان غنی رضی اللہ عنہ	ذی الحجہ	۱۸	۳۵	مدینہ منورہ
حضرت ابوبکر شبلی	”	۲۷	۲۳۴	

تمام شد

جناب مفتی محمد نظام الدین الشہابی اکبر آبادی کی مشہور معرکۃ الآرا تصانیف تالیف

مولود قمر یعنی ذکر خیر البشر آنحضرت صلعم کی مقدس زندگی و پاکیزہ اخلاق کا قرآن و حدیث سے مرتب کیا ہوا بیان تنا مرقع ہے۔ اس کے نظم و نثر کا بیان حسن ادب کا قابل تعریف نمونہ ہے۔ محافل میلاد کے پڑھنے کے قابل ہے۔ قیمت ۵ر

خاتون جنت حضرت فاطمۃ الزہرا رض کی مختصر اور جامع سوانحمری ہے مسلمان خواتین کے لئے قابل مطالعہ اور قابل تقلید کتاب ہے قیمت ۳ر

فاطمہ رض کا لال ہمارا دعویٰ ہے کہ جناب سیدنا امام حسین علیہ السلام کے متعلق ایسی مکمل اور صحیح سوانحمری آج تک نہیں چھپی۔ جس میں آپکی اخلاقی زندگی سیاسی مجاہدات معہ واقعات کربلا کے درج ہیں۔ لہٰذا ہر مسلمان کو اس کا مطالعہ ضروری ہے قیمت ۱۲ر آنہ

سوانحمری خواجہ غریب نواز رح ایسی مکمل حیات ہے جس میں صوفیانہ زندگی اور تبلیغی کارناموں و روحانی قوت کے کرشموں کا تفصیلی ذکر ہے نیز سلسلہ چشتیہ و عملیات چشتیہ ذکر اولیائے چشت وغیرہ معہ مفصل تاریخ اجمیر شریف و نقشہ جات درج ہیں۔ قیمت ۱۲ر

[illegible] ... علاء الدین علی احمد صابر رح کی کامل صحیح سوانحمری جس میں شیوخ طریقت اور چشتیہ و صابریہ مشائخین کے حالات معہ اشغال و اذکار ۳۰ تاریخوں و تذکروں سے اخذ کرکے لکھے گئے ہیں قیمت ۱۰ر

حیات خواجہ رح مکمل تاریخ اجمیر معہ مقدمہ (فقرائے اسلام کا ورود ہندوستان میں) لاجواب بے مثل سوانحمری ہے۔ قیمت ۶ر آنہ

سوانح نور جہاں بیگم محققانہ طرز پر لکھی گئی ہے جہانگیر پر جو اعتراض اس کے پہلے شوہر کے قتل کا لگایا جاتا ہے تاریخی ثبوت سے اس کی تردید کی گئی ہے قیمت ۴ر آنہ

سوانحمری کامل شہزادی زیب النساء بیگم ابتک جتنی سوانحمریاں لکھی گئی ہیں ان میں عاقل خاں کے غلط واقعات اس عصمت مآب خاتون سے منسوب کئے گئے ہیں اس کی محققانہ تردید کی گئی ہے اور دیوان مخفی کی حقیقت بھی ظاہر ہو جاتی ہے۔ قیمت ۵ر

ملنے کا پتہ: ... نظام الدین خاں قمر الدین خاں تاجر کتب مالک مرتضائی پریس چھ ساد ہو رام آگرہ